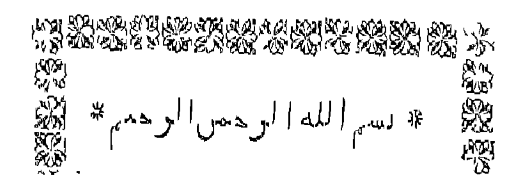


بعد حمد حضرت سخن آفرین که زبان انسان را

بانواع مقال قدرت گویائی بخشیده * پس از

نعت ختم المرسلین که تاکه سبحان ... بستر

زبان فصحا ان نطق و بلاغت ... کرده اند

در این قصه از ... مدان ... لطیف مرزا جان

معروض رای محاوره دانان فصیح زبان و لطیفه

شناسان صحیح بیان می گرداند * که چون در خاطر عاطر

امیر بالا تدبیر مظهر محاسن بی پایان ... اکبر شاه

حشمت و اقبال یار اعظم برج دولت و اقبال

معانی آنچه در بعضی اشعار منظوم میگردد و فهم
دوردستان هرا ما تکرار امصار بعید واقع اند
نادر از کتابهایی می‌رسد بنابر تألیف آراستگی
یافت تا مطالعه آن انواع کتاب را صراحت بخشد
و بر طالبان این فن کار آسان گردد امتثالا لامره
تحصیل این سعادت واجب دیدم و بعد هم
ارشاد مصروف گردیدم اما چون این نسخه اندک
بین مصطلحات رنگینه باصناف لطایف معنوی
آمیخته بود از غایت خطابات کار فرموده شوم
بتلبیس الشان فی المصطلحات هندوستان گردید
و در سنه یکهزار و دو صد و هفت از هجرت نبوی
صلی الله علیه و سلم در شهر محرم الحرام تاریخ
بیست و دوم در بلده مرشد آباد باتمام رسید
مأمول از سخن سنجان نکته رس و درویش
ضمیران پاک نفس آنست که هر جا سهوی

رتبہ سند شوکت وکامگاری نگین خاتم ابہت
وپایداری پیرایہ بازوی کشورکشایان مصلحت
آموز فرمان روایان نوز والطاف رحمانی موید
بحسود آسمانی مرجع ومآب جمہور انام ونفس وپاکی
طینت مشہور بخشش خلق یکتای روزگار زمان
روزگار را سرمایہ افتخار مرکز دایرۂ مروت
ماحصت اعلام نبوت قدوہ روسای عالی مقام مرتبہ
سنج شعرای ذوی الاحترام عندلیب گلستان
معانی گل سرسبد چمنستان سخندانی نقاد
ہراہل زبان معیار ہر صاحب بیان جوہر برد ر
فیض گستر شگفتہ زولطیفہ گو افصح الفصحا امیر الشعرا
نواب سپہر جناب امیر الملک شمس الدولہ
سید احمد علی خان بہادر ذوالفقار جنگ دام اقبالہ
عم افضالہ خطور نمود کہ نسخۂ شمال بر نو صحیح
مطالعات دیار دہلی وروز مرہ فصحای اردوی

پس محمد طغاست ز دوی سال سه و سال آن
از مخترعات اہل ولایت و ہم عمو مادر شمال طعام
حاکم گوشت آب و آش ساز است و آش لکای سمامہ
کنایہ از آنست کہ برای آزار کسی ملد مہ سازند
افصح الفصحا میرزا رفیع سودا در ہجو امیر مجل
زمانی خان سامان گوید * شعر * تمکو ما ورثی لون و رائی ہس *
رہ سری آتش کہا لکا ہی ہس * وقد میں ضمی
دروار سان ہم منظل * مولانا ظہوری
ترشیزی فرماید * شعر * کاسہ خور سد لبدن
می آید بس * کو فلک می برد کس ہرزہ
آش دیگرم * او دھیر یا سما * بمرہ لواو
مجہول و دال و ہای ہندی ساکن مجہول رسیدہ
و سکون را ہندی کنایہ از انواع سحل کہ در عالم
تنہائی خطور کند استادی و مولائی حضرت وردو فرماید
* رباعی * تجھ آ ہی گر اکی آ ہی تجھ حسا ہی * کہنا ہی

وخطائی در یابد بچشم عنایت بنویسند پس در اصلاح
بکوشند * نظم * ای که در آئین سخن پروری * باید
از انصاف طبعت ناگزیر * از پس سبکش
در پس سبکش بود * گر خطائی رفته است آهو مگیر *
بر صحیفه ارباب انصاف پوشیده نماند که اصطلاحات
مرقومه این نسخه متنوع است بر دو نوع نوعی
را محاوره عام اختصاص و نوعی از روزمره
خواص عالی ای حال همچه در محاوره آن دیار
مستعمل است برای دوردستان نسبت
و آنچه در روزمره آن بلاد مروج است عزیزان
اهل ایران اسند جهت سهو بعدی عبارت از زبان موزون
دهمای است نیز همچه مطابق آن باید صحیح
و آنچه ورای آنست غلط و مسیح بالجمله حرفی چند
مرقوم نمود و بنام شعانه الملک الودود *
حرف الالف * آس * با الف ممدوده و سکون

دن مسیح کی لطف محمدی سے بر ملا * شعر * عشق
کی ابتدائیں ہی دکھلا نشان * رہ گئی آنسو تو آنکھیں
آسمان * آپس میں رہا * پھر محمود وہ وضع
ہای عجمی و سکون سے تمام کیا ہے اور آلودگی
شوق محمد سرا سر فرماید * فرد * ہم کہاں تو کہاں
یہ کہتی ہیں * کہ ہے آستانہ دو لوہی ہیں *
واس مخصوص محاورہ زبان است * اوس درجہ ای *
بدو معنی مصطلح کی کیا ہے اور سرد کی بار ار دو ہم
مراد از آب و تاب جری کہ بکمال صفا و صاحب
باشد سکال بمعنی اول مولف را ست * برگ
گل بر ہی ہرا تک اوس سے برتاؤ ہیں * دیکھی
عالم جو وہ ناسری عرق افشانیکا * و دو ہم مرحس
گوید * شعر * جرا سکا ناسان آب ہیں گل شاخسار پر
کیا اوس بر گئی ہی چمن میں بہار پر *
* آگ لگی کو آئی ہی * درمحلی گوید کہ دو سی

کچھ آ رہی آ رہی کچھ سنتا ہی * آندرو ہمسر
یہ دل دیوانہ * کیا کیا کچھ او دیہتا ہی اور سنتا ہی *
واو دیہتن مخفف اول است و بسر یہمس ستعمی مرزا
علی لطفی محسر گوید * رباعی * کیا کیا حرص و ہوس کی دہن
ہی دلکو * کس کس دہت کی او دیہتن ہی دلکو *
دشو ستن معاش معر جان کہا رہی ہی * دنیا کی
عرص ماش کہن ہی دلکو * آنکہو میں آ ی *
کنایہ از آمدن سکرا اگرچہ عمر ما سرکل سکر اطلاق
دارد اما سبر بر سر است ستعمال مولف
گوید * شعر * وشوی مسوار ی ایسی ہی یہ بہا سر کار کا *
پہنسی ہی ایک آ دھ گہو ت آنکہو ن مین سن
آ ی لگی یعنی کیف وظاہرا است کہ صمسر لفظ
کیف در صحاورۂ ہندی سابت استعمال دارد لہذا
محذوف بودن آن تحشت لیست رد لف کیف
پیدا سود ہ * آنکہو نکا آنا * کنایہ از آشوب چشم

* آنکھیں تمہاری دیکھی ہیں کہا * جو در دا شحرہ کاری

سے وہ دن وہم رعایت اور دست داون

مصطفی خان یکرنگ گوید * نرگس کس میں ہر گز

لاتا ہیں نظر میں * دیکھی ہیں سی ساری آخر

تمہاری آنکھیں * آنکھ دکھلا دی * مرحمہ

چشم نمائی است کہ دو عار سے سی سوال ہوات

گوید * دیدہ اسحم نہیں ہی جسمگیں سی سرح سرخ *

نرگس کی کسی ہمیں اب آنکھ دکھلا دی آگی

۱۱ اکارون نرلو تما * کنایہ از سعراری کہ در عالم

رست لاحق گرددولی گوید * ستمار جو دست سی

نظر آتا ہیں * سب سی اگا رون نہ لوتی ہی ولی *

* آنکھ موالی کی ایک حرکا احمد یارکر لیا *

کنایہ است از قول بالا مانل سر سکا د گوید

دعرون کو جان جو اس میں عفلت کی دال کر *

رکرا اب آکی سو ر ہو ہم پاس آنکھ ہو بد *

به بدن دوستی آمدو یکبات و بوقت رود مراجعت کند

محمد تقی میر گوید * جاند مجھے سوچتے کی پاس سے جانا

کیا تھا * آگ لگی گھر آئی تھی نہ آیا کیا تھا *

و از شعر سعدی اشرف مستفاد میشد

که در ایران ولایت هم این اصطلاح مستعمل

است اشرف گوید * دل را رتبه آن

نیست کس گرفت و رفت * در تماشا من آمدو

آتش گرفت و رفت - و اگر گویند که در شعر

سعدی از عالم تکلف ظاهر نیست با اصطلاح

هندی مطابقت باید گفتم و احتیاط که در گرفت

و رفت واقع شده مقصود این معنی است و بر

متأمل ظاهر * آنکھیں پتھرادی * کنایه از خیرگی

چشم که نگاه نگه بیش عارض گردد حسرت زده

فرماید * اوس سنگدل کی وعدہ خلافی کو دیکھئے *

پتھرا گئی ہیں آنکھیں مری انتظار سے *

لت گئیں * ایک سی رہتی نہیں ہیں دن ہمیں *

* آنکھ جھپکی * بات مثال سا واردن

مولف گوید * مثال حسن کی گرمی کی ٹہری کون

اب ہووے * کہ سورج کی بھی ٹہری روبرو

آنکھ اب جھپکتی ہی * آسمان کا سا دب * کنایہ

از دشمن اپنی ابے مرزا قدوی گوید *

رہ رہ بار جوہرا سی دکھلانی لگا * آسمان کا سا ب

لگانے لو جی کہانی لگا * آنکھوں میں گھر کر لیا *

اسرار سر تصدیق قول جو مودن بخلاف حقیقت سمی

مولف گوید * کبھی ہو گھر نہ ری آنکھوں میں

نہیں سی کیا * کون مکرا وہی نہیں آنکھوں میں گھر کری ہو *

* آسمان سی گر پڑا * کنایہ از بہر سیدن جبری

کہ ہی سی دفعہ حاصل شود و قدر س جسد ان

ساتھ واس ستمگر بکار وہ عورات ستمہاں

مولف گوید * قطعہ * کو کہ لوگاں ہی اور جون ستم *

* او تنہائی گھر سے * ہمزہ لواو مجہول و
نائی ہندی بالاتفاق سند ہ و دو تحتانی و کاف
فارسی سابق معروف و راء مہملہ ساکن سند ہ
فرھاد است اور دان گرو رانہ و سنبرو کنند
واس طالعہ سہر دراقواج سہر ہدو مرد ا
د وضع سو و اور مجوکو لو ال ستعال ہد صفات
انفارش فرماید * کسو کا گھستہ کہی و سرائی * کوئی
ہرواو تنہائی گھرا ہی * اوتی دیکھو * بد وضع
نظر ہد گو ہد فاتر حسن جراءت را ست * ربائی *
گل رنگ جاسی سرج کرناون کو * ماتہا بہا چمن
میں مووہ سرد لحو * سی جو کہا کہ ہی کف
ناہ بہار * ہست کر لگا کہی اپنی اوتی دیکھو *
* اہلے سی دن سر ھی * کتابہ اور لعر حالات
آعمم ار سکہ دررو ال حمعت گو ہد ناہر وال
پریشانی سرستجاہ گو ہد * ہجر کی را تیں بہی آخر

کہہ اوّل سے تہوڑو دوسم مولف گوید* مجالس سی
رات دلکو مسری صورت صبا* اُنگنی سے ہونکی
آنکھوں میں وہ خاک در آل کی - آنکھیں سیاہ سیاہ کری*
کنایہ از کمال خشم کہ اکثر در حالت غیظ رنگ رو
سرخ و خراب گوید* زور آنکھیں سیاہ سیاہ کر دکھاتا ہی
وہ شوخ* شرم سے لو خشم حسرت سی نہ دیکھا کرہمیں*

* حرف الباء موحدہ *

* تک لگنی* بفتح اول و سکون کاف تازی
کنایہ از تاؤ کوئی وسال تحیر مستعمل مرزا
رفیع سودا و زبا؟ وفدوی لاہوری گوید* سنتی وہان
رہتی ہیں صبح سی لی شام تک* لگنی ہی استعار کی
چار پہر انکو تک* و تکتک سکرار تمام ہیں سست
و ہر دو را معنی مصدر نہ حاصل و اس ظاہرا از لن
گرفتہ اند حسابکہ مولوی معنوی فرماید* اہل دنیا کافران
مطلق اند* روز و شب در حق حق و در لن لن اند*

طالب رنگ و بو تیرا ہوں میں * سرمہ سا ہی
جان سیمل سمجھی * آسمان بھی بہن گرا ہوں میں
* آنکھہ جورانی * کنایہ از چشم پوشی
است مولف گوید * ایسی کیا کی ہی دلا ہمی
سوکی جوری * دیکھہ کر ہمکو جو یہ آنکھہ چرالی ہیں *
* آنکھوں میں کہٹکنا * در نظر ناگوار گذشتن
مولف گوید * جوں اشک تو نظروں سی
کیونکہ گرا دوی * آنکھوں میں تری ساری
ہر وقت کہٹکتا ہوں * اولجہا دلکا * عبارت
از گرفتاری دل است مولف گوید * خوش ہوا
رہکی میں غم میں یہ کہیں * دل الجھا رہا کہیں نکہیں
* آنکھوں میں خاک ڈالنی * بد و معنی
مصطلح کی آنکہ چشم زدن را مبالغہ بطرف
چشم خرد از جوب تا شده واین خاصه فروشندگان
غدار است و دیگر آنکہ حسری راطرفہ العین دست برد

حالات سیان واکثر لشکر ظفر کو بد شرف الدین

مضمون راست* نہ رہی تو جہہ تکرار مشکل ہوا ہی جیسا*

* یار و خدا کرے جو ہماری ہی یہ مہینا* یا وہیدی*

خاوہ داون بلاب و گداب جو سراکہ در حقیقت

اصلی بداستہ با سیدا ہرو گوید زندگی ہی سراب کی سی طرح

* با وسدی حیات کی سی طرح * ساد سا *

نصیم اول دنیای سید وہ بالک کسید و در محل

قربت داون مستعمل مرزا ردیع سو داور ناحو

اسیر محل گرید ہ سران کا گرائی ووقت طعام

نہ خای لقمہ کی کہای وہ وساسام نہ تو ہیں اتھہ خاتس

اسکو دی سا* فارس ہیں جو ہی ہا بہ سی کہا* سا با*

لقیس کیا سہ اور سحید کرون مولف گوید شعر*

* گہہ د ر مس ہوسیا محہی گہہ کبھی حرم میں *

ای عشق عرض لوی محہی جوت ساما* باع باع ہو جانا*

مرادار سرگشتگی خاطر ہداست گوید کسی وہ رہی

* بسرام لیا * یا لک سر و سکون ٹھکانہ معنی آسودن و شب
گذرانیدن واس سب مردرا بمعنی ال آزادان جانے بردوش
است محمد قاسم گوید * دل سا بس اُس زلف کی
آرام لیا کر * کب شام کو مرغ تو بسرام لیا کر * بسرا *
معروف مصحفی و مرزا رضا علی آشفتہ فرماید
* یہ بسر کا آشفتہ ہو ما معتبر * اری سارا عالم
سمجھو ما سرا ہی ** بسرا * در محاورۂ شہرا بمعنی فرودگاہ
مستعمل مولف گوید * رباعی * ہوا جارے تو
برہمن سری * آج رہا ہو گو ستہ گسرو لگا *
* اے کہاں جائیں سفر برآئی شام * دور ہی بسرا
شہروں کا * بدن بہار جانا * کنایہ از حوس سو لہ
کہ دورا نام بہار برو رکسد و عوام گرمی دانہ کو سد
ہیا است گوید * آسی سی داغ ولکی سرایا تو جل گیا *
* گلزار پھولی کیا کہ بدن سارا پھل گیا * تو جسہ نکرتا *
بوا و مجہول و حسم پسدی کنایہ از ممکس وزر بدن نکال

یارا ارا ست محمد تقی میر گوید * تا لا ہیں ایک مجکو

سنگ آج اور آئی ہے ہوں کس پا کا رج او ی سا ما ہ

* یال سکا ہو وے * یا کہ آ ور سالہ احتیاط حسری

شخص خاصر کو ید و آں ظاہر است کہ ہمان است

کہ در فارسی گویند مولفصان لشو د استادی

مولائی حضرت در دریا ید * ای ساہ بو ہو جو دشمن

ہماری جی کا * ہاں و کہ ہو ہووے رلھو لکا یال سکا *

حرف الیای تحتی

* بای ی ی کو سیا ہ کہ اکثر بد دعا است

کہ در ہیچ حال خوب نباشد مرزا علی لطف تحشیر گوید

رباعی کیا ظالم ہی ہلس بس ہوسا لکھی * جب یاہ

ب حام کا وسا لکھی * اند اہی تحت بخت بد

کی ہا ہوان * بای ی ی کی اسکو کوسا لکھی *

* پاون آلگنا درخت کا * کنایہ از برگ ریزی

درخت است در ایام خزان و بہار او را بجال

سہرے بندم سے جو شئی گلشن میں آج * دیکھہ
کو دل ہو جاتا ہاں کہ سبا باغ باغ * بہا بہار ہا *
... کتنا ... سکر آئے گو بد * ساقی
... اور ... میں بہار ہا * دریا سے
... موسم حباب کے * و تکارا کیا اور
... کہاں است * لو تا ساید * ہوا و
... و تار ... بالیک سدہ کیا ار سی
... کہ کمال ... ی باسد مولہب گو بد
... سے تاری ہد کا حسن جامہ یری سامہ *
... ہوا اور ... او تا ہر سرو وسمن لگی *
... ابرار ... موتی مروار ... موون
... ح فرماید * حق سے ... کیا آدم کو *
... اوی ماساں باون * و ور تکامراد
قا ... ح اے ... سلطان * وکارح ساما *
... ار ... ان واس رور مرہ عوام

قدس سرہ فرماتے ہیں * ہمیں نہیں زنہار کسو کی یہ
سنبھالی * جس طرح مجھ ان آنسوؤں نے مار نکالی *

* پہلی * بضم اول و سکون ہاء و فتح یای و لام یای معروف
در ہندی مردمک را گویند و پہلی کا مارا کرنا چاہ دن
است کسی را در حسنہ مصطفی خان یکرنگ
گوید * اگر آوے میری پہر وہ سانپ کا مارا کروں اوس
ماہ کو پہلی کا مارا * سنبھار نہیں کہاں * بفتح اول
و ضم ہندی بالف کسرہ و رای ہندی یای مجہول
رسیدہ و سکون نون کنایہ از صدمات بردا شت
است مرزا رفیع سودا در ہجو اسپ گوید *
دیکھے ہے جب وہ نو بردہوان کی طرف * کہتا ہے
دانہ گھاس کی جاگہ سدا سنبھار * یعنی از ناطاقتی بررسن
می آید * پی جانا بات کا بہ طرح دادن درخواست سوال
است آبرو گوید * سجن اوروں کی لتیہ ہو کی سنا
اور سب کہا * مگر جب آبرو کی بات کو سنا تو پی جاتا *

اتمامی قوت و استعداد مطلع اعم ارسکه
در سداد معشوق طاقت و آرام انام منشرد و با حوادث
روزگار عدم اسباب و جہ حیات مردا
روبع رساند* نظم *احوال کی ہماری تجکو تو کیا خبر ہی*
گذری ہی جیسکی جی سر سر ہی یہ جانتا ہی*
آنکھوں کی گردشیں ہی مژگاں کی ہی یہ صورت*
گویا کتار دریا جس یہ کی آراہا ہی* اور دل جو ہی
تعلقیں سو اسطرح کا ہو رہا* ہر گرہ وہ کی ہی
ظالم یہ پہو تتا ہی* القصہ کیا کہوں میں
گلشن میں زندگی کی* سحن میں نہال سے وا
پاتوں ہی آتکاہی* پانوں جل جاتا* وقوع تجاہل
دراستعمال مسرحسن در سحر السان سے تمام
قحط سالی الکھسو آوردہ* عروسوں کا دل سیاہکلی لگا*
لوگوں کا ہی یا تو جانی لگا* یا دوں لگا لی* گویا از حد
اعتدال بیرون داشتن است حضرت درد

مؤلف گوید * جب عرش سی ہوا وہ کہیں رات ہمکنار *
یہاں درد و بستی ای بی بسلی ہٹک گئی *
* بہار تیسی راس * کیا نہ ار طول بیہای
بیست سجاد گوید * کس طرح کو ہاکس نہ
گدر نگی * ہجر کی نہ بہار سی راس * پانی نہ مانگتا *
در اول صرف سمسر رحم کاری جو ردن و سقاجان
دادن مسرسوا گوید * رباعی * جو بیجی بنای ما کہانی مانگی *
باراہ عدم کی کچھ نشانی مانگی * دکھلاے اوسی
نو ابی سمسر لگاہ * جب کا مار اکسی نہ پانی مانگی *
* بانہس لگاتا * لفسح اول ولام بیای معروف
و فتحہ بای مہدی و سکون نون در فکر بحر بت
کسی نون سو اور بحو بحال رہای حالسامان گوید
* مان ماکو جو دکھو ہرکی لطر * محسن کہساہی نون
وہ گدی جر * تکی بسرف کی گھر لگاؤ لگا *
اور بانہس بسرا لگاؤ لگا * بولی مای گدران کری *

* بت بهرجانا * بیای مجهول و سکون بای هندی مراد از بیک طرفی باکسان است محمد قاسم گوید * اندولیس دیکهه کر اسکو اهری هیں روست * بت اتکا ہے بهراکل بریکون مری هیں روست * محسنی مماید دلرس ست محبت بمعنی اصطلاح لطف دیگر که عبارت از مداخل است کنقست سدامووه * بیتا * بکسر اول و سکون ثانی مهمله و نون بالف کسیده حسنگی باس مخصوص در عالم نعبش حضرت در دو فرماید * مرتا بهیں هون کچهه میں اوس سخت دلکی ہاتهون * بیتا هون آپ اپنی کسم سخت دلکی ہاتهون * * پانی بعنی بیالا کرنا * کمال نفصیح بودن مصحفی گوید * حسم ی دروکی دربا کرونا * اسرکو پانی بنی سالا کردنا * بیا پهرکی * بفتح اول و سکون ثانی مهمله و لام بیای معروف رسیده کنایه اران است که در حالت عیش مراحوال شخصی اطلاع شود

ظاہر ہے نہ آپ حرص سے اسکی طپش * اسے
یاد کی بانو دہو دہو ناسخی * سالا ہوتا * در اصطلاح
ارادان کتابت از رحمت ہستی بر بسن آمدہ مولف گوید
* اری می توس تو بہی آنکو جاندی وہان ۲ نجا *
گداے حسن کو کبھی بس باری آج سالا ہے *
* پس امداد * لتسج اول و سکون ثانیہ اپچہ
بعد از صرف لگاہد ارند و روزگار سے آمرانہ
توکل نامند کہ ورا نام عطلت لکار آمد محمد لقا گوید
* بیگل اندام جو عرفی میں آک اک بار کریں *
کام لیں دل سے کاکل کو پس امداد کریں *
بباید دانست کہ حروف ہند با متزاج ہای
مخلوط المرکب در زبان ہندی براسے علیحدہ قرار
یافتہ اند و در تلفظ از ہم متفاوت گردند چون * با *
کہ مشتمل بر دو قسم است اگر ہای تازی
بہا مخلوط شود * بہی * جو اسوجت او ملا بست

کنایہ از کمال تجرد و عدم اسباب ہدایت گوید

* ہوا اس دردار شیخ سے معلوم یہ ہمکو *
کہ یہ زاہد ہی ایک تولی ملی گذران کرتا ہی *

* پا لوگا تا * کنایہ از عالم استغنا محمدی
فرماتا * بارے رہ طلب میں کوئی کب تک پھری *
تسکین دے کہ تھک رہون پالوگا کر *

* پانو پھیلا کر سوتا * عبارت از کمال فارغبالی
است جرات کرید ۸ ۲ ۴ کہ تنہا زندگی سے
حب سر بیرج آہ * جب دنیا سی ہی سوئی پانو
پھیلا کر ہمیں * پانی پھرتا * اقرار شکر مودن
مولت گوید * عیسی کیا ہی نہ کہ کیا ان پہ یہان
پانی پھری اس * اگر صورت راد تکہی ماری چاه
رسخہ ان کی * تازہ وجود ہوئی * کنایہ از فرط
اعتماد مولت در بعث گوید خطوت قدم سر بعث
حسد م کتی * مقصود دلی تمام او سدم لسی *

* بهاری بهر جوم کی جهوڑ دیا * دست برداشتن
از امری است که برآمدن از عهدهٔ آن متصور نباشد
کی ازسیرا گوید * همی اوس سنگدل سی بهرمور آیا *
بهاری بهر بها جوم کر جهوڑا * ایک جانا *
بفتح یا و سکون کاف تازی کنایه از نوع
حسرت تا گهائی که وقت دو دهمرا دسیع سودا در
قصدهٔ سالگره گوید * جس ایسا که جی جاه
ست جار دہم * کیسک دکهی لو لکهدو ده ردجای
سیک * سهو کا * بفتح اول و دوم لو او معروف
وکاف تازی بالف کشیده مراد از شعله روئی
معشوق مؤلف گوید * سهو کا است رکهرا ای
ای رشک قمر سیکا * زرا سانو جانا کرکه جانا
جگر سیکا * اما از نوع دوم ا کا * سای
معروف وکاف تازی بالف کشیده یعنی تمک
آمده * و سهسکا لگنا بطردن مس کنایه از کی رنگ جسری

۰ حدہ یک لفظہ اسد و اکہ یا عیہی مرکب گردد

ی ۰ اسد و در اکا سہ لفظہ کہ ادید و

معانی ہ الفسا ں ۱ در او حسم و دال و را و کاف *

اسا ر را ب و ہر کی کجای جو د ہد کو ر سدو و

ا سا ا اسد تعالی ۱

* حرف الیا ہمری *

اما را ں اوا ں سنگی جاناں را کا سای معروف

اول ب عیسی و و فا ی سای کہول رسید

ل ب ار لہ سں س امست کہ ور صحبت عس

ہ ہ ب ہ ر ہ ہ ر راہاں کجا ہر آ با دآ تا در سری

ب ر در اہر ت کا کل می لطہ ر سملہ

ب ہم ں ساں ہو دہ ہ می کا بہا نا لوہکی عالم عجب *

ر کو سی ر سہر اد س ی سب *

ہ ن ا سکہی عالم کلی کنا سم سی یاست *

لہ ہ ن مسلمی سا ے صحب مس را ت *

بون نکرتی ہو * کہ گویا ان باتوں میں سال بھر *

* یار سے گئی * کیا نہ ار سےعال بھائی مولف

راست * استطاری میں ہری گال کی طرح ایمہ رو *

آنکی رات بہی گئی ہی کہتی یار و نکو * نہ کرر کہو *

درا ظہار یمعرحی و استعیا گو سد مسر سحا و کو ہد

* یارکاجامہ ہاس ہیںگا عرسر * لوسف اسا ہسر ہیں ۔ کرر کہی *

، بوتر یا حوڑتا * کیا نہ ار کمال قدرت

واحسا رہد است گو ید * سہر رستہ تحسب یار و کی

ہا ہہ ہی کیا * وہ آ ای لوتی ہیں اور آ بہی حوتی ہیں *

* سکی چسی * مکسر اول و سکون نون وکاف

یاری سای مجہول کیا ۔ ار عامہ سکر کہ نہایت

بہوستی آرد و محاورا در محل مسح سدن مر

مستعمل شرف الدین مضموں گوید * سری یہ

خط کی دیکھہ کی ساری عجب سہیں * گرہو کی بہت

بہنگ بہی سکی ردا چسی * بولیا لطم و نمس *

کہ در مرسہ خود ناقص باسد باحی گوید * ممکنس سس
دکہہ کرنی کا * رنگ کل کا کہی لگا ہے سکا * بہہولی *
فتح اول و دوم او او مجہول ولام سائی مجہول
رسیدہ جمع آمدہ و بہہولی دلکی ہو ری حسرت
دل سر آوردن جان آرد وفرماید * مسجائی مسیح
حاکر سسی تمام ہو آسے + راہدی آج اپنی دلکی
بہہولی ہو آسے * ہو تک ہو تک کی باود ہرنا *
ہر دو او او معروف و نون غنہ باکاف ماری کار
باجرار ہو دن و راہ باخاطر دس ہے است گوید
* زمانہ لیکہ یار کبر ہی ملبل خاطر گل سسی *
ساصاہی ہو تک ہو تک اس گلستان مس باود ہری ہی *

*حرف الیائی مسوطہ *

* بل دکسر اول و سکون بائی نام کسحر کہ
قسمت از اقسام حوت و در اصطلاح عرصہ
نکدم بل از آہم کہ معصر جان گوید بان مس دل لی کی

سو بهان بهون کهائیان * ناوون سی آگ لگی *
کنایه از کمال غلظ و غصب ساختن گویند * شهید ناو
کت ناسی میری لاگ لگی هی * میں کیا کرون
ناوون سی میری آگ لگی هی * ناتاری *
نام صحرائست که در نواح سر هند واقع و اکثر
قطاع الطریق دران بر ان قافله غارت کنند و در
عرف حال این لفظ عموما بر جمیع محال خطرناک
دارد مراد از قبیح در نحو گویال دی استعمال
ساه جهان آباد گویند * دیکهی همی جو راه
ناتاری کی * سهم هی رهبری ناتاری کی * تائی *
هوائی بالف کسره و لام یای معروف معنی
دستک آمده و اینش در سه محل استعمال
دارد گاهی در مقام طلب که صدای آن دلالت
بر وجود شخص کند مراد از قسع در مطلع قصیده
سالگره گویند * صبح هوتی جو گئی آج میری آنکه جهپک *

سخندان قدر و منزلت اس حکایت در دو فرماید

* روئی کو میرے بولی ہی وہ لطف و نمش * اس کو ہر

اشک کی بہی رہی چمکی * مل دہر سکو جا گہہ نماش *

ناسر اول و سکون بائی کیا نہ ار مگی جای مجالس

کہ بکثرت مردم باشد سرخس در سوی گلزار ارم

گوید * ہجوم ماہ رویان اسقدر رہا * کہ ہمکو

دلکی لیس جانکا ڈر رہا * سبای حال ی اس حسن میں رہ *

ہم ہیحی نہ مل دہری کو جا گہہ * ناوی سہالی

لہر لطف در خوشامد مو دن مولف گوید * ہی نہ نامالی

جون دل عاشق ہی کا وصل * ہوئی اسطرح

جو ناوی سری سہالی ہی *

* تسی اور آئیاں اور پہی بہوں کہائیاں * در مقامی

گوید کہ طرف بائی عشق ساری کند و جو در اثر لصیح

او اطلاع باشد ہدایت گوید * ناس نہ کسکی

آگی سای ہو سری جان * تسی اور آئیان ہس

* لوہ کی کون ہے سر کو پھوڑ مرے *

لی ہی جاکر پہاڑ سے ٹکر * ٹکی تڑیا عورت کا *

بفتح اول و سکون یای عجمی و کاف تازی

یای مجہول کنایہ از سلطان خاطرا وصف مسافرت

مؤلف گوید * سی میں لکہ ٹکی ہی تڑی ہی

دخت رز * ہو بتوں سی سری ہو تہہ کل ابی رگڑ گئی

ٹتی کی اوت میں سکار کہلاتا * ور پردہ

کار کردن سیاہ گوید * مرکا بکی صف میں جہسکی

نکہہ دون کرے ہی جوت * صیاد ہون سکار ای

ٹتی کی بتہی اوت * ٹسکا ہوڑی کا * بفتحیں و

سکون کاف تازی ور یالف کشیدہ کنایہ از

تحس مواد اوست جات مردار وضع سود افرماید

* طبس ی اندون دلکی نئی صورت نکالی ہی *

* ٹکسا ہی تڑا ران کو یون ٹکسا ہو جون پہوڑا *

امالر نوع دوم * نہو بہایا سہہ کا * چس نرحہس

دی جوستی بی وہس آکر در دل بردستاب *
وگاہ در صحبت واستہر استعمال گرد دہدا ست کوید
* کرم ست بات آکر حمکی ہای گرد اوس ماہ کی *
کوہ لڑکی دیکھہ کر اسکو بحاوس بالباں * وگاہی *
ارباب موسیقی را ادس عمل نظم بال مسطور
باشد و بدس جست در بالی ہای لست اعتبار
شود و بالی ایک ہا بہہ سی سحی سماتہ کیا بہ است
ارام ممسع الوقوع کہ دوستان در عالم اخلاص
بسبال شکایت گو بہہ است گوید * شعر *
* کہیں سباہی کہ ایک ہا بہہ سی سحی بالی *
* جو اپنی جاہ کرے ہم بہی اسکی جاہ کریں *

* حرف التاء ہندی *

واس بربر دوقسم است اما ازنوع اول
* تکر بہاری لسی * مثال بدن بالکی کہ
قدرت مثال آن باشد بیر سحاد گوید

و در عرض مطلب کہ اوّل اس لفظ گوید و
پس بعد بر التماس مدعا آید مثل شعر گوید
کہوں تک بات میں تجھسے اگر جی کی امان پاؤں
مجھے قربان ہونے دے یا میں قربان ہو جاؤں
جی نکل جانا بیای معروف وکسرہ یای عجمی
وفتحہ کاف ہندی و سکون نون کنایہ از ملال
خاطر است چنانکہ گوید * دل بر ہزار حرف
شکایت سے بہا ہجوم *کہتے کو دل کہتی ہی یہ
کچھ جی نکل گیا * جان بر لب آمدن * کنایہ از انتہای
بودن امر است کہ در حصول آن ہلاک جو د
متصور گردد چنانکہ گوید * رباعی * جدا ہوا جب سے جون
دل ہی میں سالا ایک مرمر کی عشقباری
میں جیا * کوئی اور نہ کہیں کہیں آیا تجکو * طفلی میں
ہی جان ہی نہ کہیلا میں گیا * جی ہار کسی جمر سے *
بار ماندن از امر است کہ مقتضای حسرا ہراست

زون است مرحسن گوید* مگس ہو حسن تو بہہ

ناڑی سمجھا نہ بن* لون اور کی او آگی وہ مرنے ہو ہوا کی ناتھی*

* حرف الثاء مثلثه *

شعر تکه مستعمل بر اصطلاح باشد درین حرف کم نظر گذشته

* حرف الجیم تازی *

* جنگ * بضم اول وسکون کاف عجمی در ہندی بمعنی
قرن آمده و در اصطلاح آنکه دو برد جو نسر که در یک
خانه باشد قصابان علی خان در مثنوی رباعی معشوقه
گوید * سد اعشم کی جو نسر سمجھا کرتی ہے* برہ کولی
ماتھی ہون اسا جرت* سر کسی ہی برتی ہی ہر حال میں*
کئی جنگ ہوئے مجکو شکال میں* جی میں جل جانا*
کنایه از ماسح و بات جوڑون و در حالت رشک
سر سوز گوید* جو سری قد کو دیکھی سمع بانی ہو
پگھل جاوے* مجھی دیکھی اگر پروانه اسی جی میں
جل جاوے* جی کی امان مانگی* معذرت آدا است

۔ د سرهف حاه مومن حان گوید * حسی روی رس جو
نہی کوی * جسی نہ مای لگی د آوٹ سوی *
* چکای دہی * بضم اول وکاف تازی بالف
کشیدہ و دو حتای ہندی بطرعاط کردن است
وسر عوام بار ارا ستعمال کند سرفر رند علی
موروں گوید * حکای دی کی حیرانی سی جاتا
کہاونامہی * تکاہیں خطرف لڑی ہیں سری
ہمی اتکاسان * حسی حاتی * بفتح اول و سکون
تاء عجمی و نون یاء معروف کنایہ از کمال وقاعت
واس سر ستعمال عوام است مرزا رفیع در ہجو
طفل سطی گوید * تایکی گہر کی حات کر چہسی *
کرو گہہ ران بار ہو ہم اہی * چو ٹ کرتا * وبران
سحت ہو دن مرزا رفیع در ہجو کوتوال گوید * ای
درو ادرسے آگہی لرکہہ بت کہت * کئی ہیں اسمی
گہر کی کہر جو یلت * چہ گو مس اورآتا * بضم اول

ہب * ستگارون مں گوست ستی ہی
وہ او بار * یہ کہتی ہیں جو تی کا اسکو ستگار *
* چاند کا کہت کرنا * کنایہ از طلوع شب مہتاب
ونمود ہالہ زروسی سرحسن در تعریف سحر نوشتی
ی لطر گوند * وہ حسن اور وہ نوساک اور وہ ستماب
* زمرد مں جون جلوہ آفتاب * کہی تو
کہ شب چاندی آن کی * نکالا بہانہ مہہ کہت
سی دہان کی * ودرس معی لفظ کہت لطفہ
حسرہ ونامان * چمکنا * دستو وکمانوں وہم حشمکس سدن
مثال اول ہدا ست گوند * یہ نکتہ جو ہر آئنہ میں روشن
ہوا دلبر * کہ اکسراس زمانی سیح باکاری چمکتی ہیں *
و دو سم سرلب گوند + نہانہ استک ہی کچھ
ہیں مخمہ گرم ہوئی * آئی ہاں لحت دل بھی اشو
چمک کر * جان * نصیحہ اول وسکون ثانی
بدو معنی مصطلح کی دووع سرانی وہر لب درا بوہ

و سکون یای ہندی وکاف تازی مکسور وتحتانی
بواو مجہول وسکون نون کنایہ از احتیاط ست
که طرفانا اہل مایہ ہست کسد و ہم در جائی مستعمل
است که شخص را باطلاف الحیل باکام نگذارند
ہدایت گویند * آه و فغان سی یہ کہی عہد است کی *
بلبل کو گل کی حتکون ہیں بس اور آزادیا *
* چور لگنا شمع کو * کنایہ از رو دگد اخس شمع
است که بصدمه باد سد نقصی باور سد و شل از وقت
معمول تمام شود محمد میر اثر فرماید * و سدم بجھ
گھلائی جاتا ہوں * شمع کی طرح دلکو چور لگا *
* چوتی کا ہونا ایک سر کا * بواو مجہول و یای
ہندی یای معروف کنایہ از یکتائی ان سر است
چنانکه در فارسی گل سر سبد خوانند سر خس
در لغت حمید لر سر که در ہندی آنرا چوتی گویند
ہمین اصطلاح آورده وفی الواقع خالی از لطف

اس نام از ہمان عالم است کہ قارورہ سرخ
وبہر جاری گوید حال انکہ قارورہ علم شدہ بول
است و سرخی آن کنایہ از رنگ بول و ہمسر
ںمط بہ سر جاری ست ۔ مانکہ آب آن جاری علی
ای حال شد اصطلاح مذکور از کلام میرصاحب
ماخوذ شدہ * سری گلی سی شد ای کیسرہ عالم *
ہزاروں جاری ہو گئیں جار ماشان دیکھیں * حال تمہیں آکر ما *
خاموش کردن حراغ است مولف گوید * سری
مں صرف سر دی ہر داغ کون ہون * تمہیں ا
لرے ہی ہر کوئی وقت سحر حراغ

* حرف الجیم ہندی *

امااز نوع اول * جھانک * بکسر و سکون
کاف تازی کنایہ از دیدن چیزی کہ از دور محسوس
شود وجوہ مفصل سطر در ساید مولف گوید * سعر *
* اسکی جھانک سی آنکھ عشق اسی لڑکی *

ودوسم یعنی بحاث سال اول مولف گوید
* حال سنی صرف واردہ طاقت وتاب و توان +
حانی ہی تیرہ سبھوں میں یک یک حال سرگئی *
ودوسم محمد تقی میر گوید * آوارہ سرے ہو یا کا
باعث وہ دل ہی * کافر ہوں اسمیں ہووی اگر
ایک بال حال * حرج حرج ہوتا * کیا بہار صفا وموزوں ی
تقطیع پاس وہوش اسلوب کشش محمد رضا گوید * سہہ
اسکا صفائی میری پلو سے کی ساوے * جو رشتہ ہار
اسی میں حرج حرج ہووے * چارپائی * حرد ب
کہ برای خواندن موضوع وآن چار چوب پایہ دار
است کہ بر ریسمان بافند و معنی اصطلاحی آنکہ در
وقت جنگ چون کسے ورخمی را از ان اندر میں فیاس
در رود مرۂ اہل لشکر مراد از ریسمان چارپائی
کو باستہار رحمان وکشتگان است در تصورت
طرف بجای مظروف مستعمل گردیدہ وظاہرا

کنایه ازانست که معشوق حصول عاشق یاد نگیرد
محتاط شود محمد قاسم گوید * گندمی رنگ خوبی دیا نیس *
میری جهانی بموتک دلیاهی چهرتا * بای مجهول
و سکون رای هندی و نون بالف کشیده و معنی
ستمال اولا سر سخن واکردن و بانیا در راه
شوخی و طرافت محتاط شدن بواسطه امارت مآب
محبت خان بهادر بهار جنگ دام اقباله و عمم
نواله فرماید * کسی سی گوجرا یهیں نہل یار سار
هم لکیں * دورا چهرتی سی ماین هیں فالی جاکا
جی چاهی * چهرتک کرنا * بکسر اول و ثانی
رای هندی و سکون کاف تازی مبالغه در تعریف
حسن خود کردن است درحالت فروش و مجازا
کنایه از بازفروشی بکار آرزو گوید * هوکیون
نه حسن میں گرم گل کا بازار * شبنم جب اسی پو جب
چهرتک کرنی * چهری بای مه لیا * بضم اول

کیا سنتی بیتهی هم بر نه نکلی سی پر گئی * و گاهی بمعنی
عکس روشنائی هم مستعمل میر حسن در تعریف
کهاران پالکی می نظم گوید * کهاروں کی زر بفت کی
کورتیان اور اونکی وه پاگن کی ۲ ورتیان * بدهیں
پگڑیان پاس کی سمراه بر * جگا جوت ده بس جس سی آوی نظر
وه پاپوش سونی کی موتی کڑے * جهمک جس کی
هر هر قدم پر پڑے * و بمعنی لپٹ رنگی ار مستعمل
و معروف است * جهالا پور * بفتح اول و لام بالف
کشیده و موحده بواو مجهول و سکون رای مهمله
جیبری را گویند که بهانت ور شان باشد هم
در مقام ماندن میسر آورده * هزاردن جس
اطراف میں پالکی * جهالا پور کی جهمگی پالکی *
* جهالا جهل * بر بهس معنی است لاکن این
هر دو اختصاص باقسم زر دارد نه باجواهر و سیم
و در اطلاق نوع دوم * جهالی پر موگ دلیا *

چھوٹتی ہی مصطلح آبرو گویند * یار کی پاس جا کسی
چھیڑو مت چھوڑدی * گھر جا عاشق کا ان لوگا
کیا تو نا ہوا * جہاں کی گدرائی * بکاف پارسی
و دال جہاں کہ کنایہ از پادشاہان بستان عورت است
در ایام شباب و اوایل جوانی ہدایت گویند
* او بہار آئی ہی جن عہد شباب * جہانان
کلیوں کی ہی گدرائیاں * چون ضمہ کلی در ہندی
مخصوص ساخت استعمال یافتہ است اس
[illegible] حالی از گفشت یافت * جہاں کا جاندی کا *
بکسر و فتح یای ہندی و کاف فارسی و نون بالف کشیدہ
کنایہ است از دوست جہاں کہ بکمال صفا
باشد مستحسن در شعر انسان گویند * وہ جہاں کی
ہوئی جاندی جاگا * وہ جار آنکی آمد و رفت ہے ہوا *
* جہاں پی اتنی * کنایہ از جگر جون [illegible] است بر حال
دردمند ہدایت گویند * طاقت ہی کسی شرح محبت کی

ورای مهمله سای معروف گوسه سو وقف ستدن و تحمل

در ریدن در طاب ور عالمولفه * ولافران مره مس

تو مار فامال کی * بر تهمه اتاد را او حهری تلی دم لی *

و مس حسب الساقط تحققر طالب طاهر است در معنی

*چاپچهو بدر * نامی است کی از اقسام حشرات الارض

کم از موش خرد بر ماشد چون در رفتار حیلی

سرعت دارد بدین اعتبار آتش باران نام

کی از اقسام آتشبازی قرار داده اند کی او نیز

وقت آتش گرفتن همین حالت پیدا می کند و در فارسی

هم کی همین معنی موشک آمده کاف در کلمه علامت

تصغیر است ظهرا گوید * جو موشک واکند آهم

گر آتشبازئی شوقت * بود در دست مژگان

هر طرف مهتابی اشکم * و موشک دوانی

کی در اصطلاح فارسیان کنایه از آتش اندازی

اهل نفاق است همین معنی در هندی بهر چاپچهو بدر

حون آلود سدن سمشیر است فصل علی دا نا گوید

* بحا تی حون کو حس روز سری اوسکو فا قہ ہی *

* رگ گردن سے سری اوسکی حسحر کو عاقہ ہی *

* حدا حدا اکر سمحیا * ند سوار ی رسید لست

اعم از سکہ دشواری راہ باسد یا از عالم دیگر

محمد لعی مسر گوید * ہر کام سد ہ ہی سحالی محبت کی *

کعبہ ملک نو ہشتہ بحی لباس حدا حدا کر * خاک چہانا *

کنا یہ از کمال آوارگست در سہی و ملاست

مولف گوید * کیوں خاک حہانا ہی دلا کو نکو عبث *

سال صبا ہی اوسکی سحہی حستجو عبث *

* خالا کا گہر * کنا یہ از مامن و آرام گاہ محمد حسن

محسن گوید * دل دینی پر ہی حی نو کر و خا نمان حراب

یہ عاسقی ہی سیح حی خالا کا گہر نہیں *

* خدا کی مارے ہوا * کنا یہ از بدبحی و بد طالعی است

سید عبد الولی عزلت گوید * ملو کی ہم حو یہ

رقم کی * سن حال سرا یہت گئی جہا ی ہی قلم کی

* حرف الحاء مہملہ *

* حال حال حاسا * کنایہ است از سری رفتار
محمد تقی سرفرماید * حاس ہمہ فرش رہ سری مے
حال حال حل * ای رشک حور آدمو کی سی حال حل *

* حرف الخاء معجمہ *

* خاک ڈالی ایک بات پر * کنایہ از اخفای امر دست
کردن و اخفای آن از انواع رسوائی مصور باشد محمد تقا
گوید * قطعہ * گر دل کیا لقا کو خوبان * اس بانکو
منہ سی ست نکالو * مہان ہی ہیا ہی جو ن عاشق
* خاک ڈالو * حسرت کی
پوچھی کسی سی * طرید عنایت و بیچاری اوست
و محارا در ہمہ جا ستعمال جان آزرد و فرماید
* او تہ حسب کیون خون سی خاطر حسرت کی *
آئی بہار تجکو حسرت ہی لیست کی * جون خاتما ماوا رکا *

طاست و در محاوره تابع یار ما ست لفظ جز

که شنیده یا نومی لوان که دستی عالا و تامان عطر

ساکن الاوسط دار دو اگر گو سرکه جز عطر لطاست

سپهو رکه کثرت استعمال ارعالم سال اعتماد

باده و در مثال تصرف جاریست گرچه اگر امره

و یای مضبوطه می برد الحم باس او سمه مرحه می سد

لاکن چون نص مهمله و طای حطی است هر آینه سکون

اوسط یا بوسیه اجتناب ... طرف لطف

همان است فتامل و حق التامل *

* حرف الدال مهمله *

* دل میں گھر کرنا * جه و صست سدا کردن ست

استادی و مولائی حضرت درد فرماید * شعر *

* یار ست بهر امی لوات در گدر گری *

* کوئی جانتا ہے جس کے دل میں گھر کرے *

* دانت نکالی * بدو معنی مصطلح نکی کنایه از عجز و

سنگ جفا کی مارے ہیں * سوتے کو وہ اور

ہیں ہم جدا کی مارے ہیں / جدا کیا کرے

ورا ندو ناس عمر ناگو ند محمد قاسم گو ند ہیں جا ماہو

کعبہ کوات وہ برسی * بہالا ہے ہی دیکھوں جدا کیا کری

* حبر عطر ہ سما مہ لفظ سے مرکب وقط معنی ر

موصوع اعم ار ہکہ حبر حوش ناسد یا موجب

نجادگو ر * باد صبا سی ر لف معطر کی ہم ملک

مدت ہوئی کہ ساجی ہیں تکہ حبر عطر ہ مواعت

گوید حرکت طای عطر کہ درکی صرف مبالی و

مجموع واقع سد ہ اعی دریطیع در سرا سرعس می اد

وتر س نمط معمول کا حالت معاعال فاعل در صحت

لفظ گرمہ سرہ د سخذ رہ ۱۵ ہ سہ ا س بحث علاوہ باقر

حروص ۱ اردو در ۷ ناداتی ماحس وہ باسے لاکر

درست مرحوں معرم صحبت لفظ سے الدہ محاد

گفتگو است مخفی نماند کہ عطر معنی طبت ب کوند

اینهمه زنسیاد را الفهم کرده که بمجرد ملاحظه شعر
در بادی الرای خصوصیت به حاصل می شود
وحاجت بتصریح واظهار ندارد* دکهون را بکهو راب بجانا*
کنایه از کمال استغراق در امری چنانکه گویند فلان کس از دنیا
و ما فیها بیخبر است میرزا علی لطف سرگوید * رباعی

* کیا کہئے کتنی بیخبر میں گذرا وقت *
* نی خواب و خورش دہیان میں نی موت وحیات *
* دن رات خیال زلف و رخ سے ہیں لطف*
* جانا ہمیں آمدن کو دن رات کو رات *

* واسون زمین نکرنی * او فات بسر و
بیگانگی گذرانیدن است و بجا ار دو در دیوان دیگر
صحرا بات ام میتعمل محمد لطفی سرور فرماید *مطلع*
* دیکھا وسے کو تاسی سے بکی دم سے گئی او کھرکر*
بہری ہی آر سی ہی سو واسون زمین نکر کر
م دور دہوپ کری * کنایه از سعی و تلاش

صاحب و دیگری در ملک حیدرآباد سال اول
شہر بنیاد گوید * زلفوں کی جب الجہی ہیں اوس
شانہ آگی بال * دشاہی ستانہ خاطری سے داب
سے نکال * سال دوم شہر سوز گوید * سر اد *
سن سو رعت دیکہہ کی حیران ہوگا * جو او نکا جمال *
* دل زلف میں الجہی گا پریشان ہوگا * ملی یہ وصال
بہ حال بری ہی سختی بہہ نکی بہش * آمان کہا *
اس شاہی کی ساعت نہ نمایاں ہوگا * ملی یہ وصال *

* دو نوں وقت ملی * تا عصا و عوام کہتا ہے اور
وقت کہ میان العصر والمغرب باشد بہر حسن گوید
* یہ لکت اس طرح مہہ پر زلف کو بکہرا کی ای ظالم *
* ذرا او تہہ ٹھہرو اوسم کہ دو نون وقت ملی ہیں *
واضح باد کہ در بہار زلف و رخ تشبیہ واقع شدہ
و شام و سحر کہ تشبیہ است محذوف لاکن
بامر استعمال کہ بر اسے جمہور مستعمل است

استمراج بودن جعفر علی حسرت گوید شعر
جگر کر چاک فالی دیکھتا تھا * جو دو چھاتیں کھا دل
دیکھتا تھا * دو شاخہ * باصطلاح لوندان ہر دو لنگ
جامہ کہتے در ثبوت سعدی گوید * شعر *
تو حضم گر کر سعاتیں بی گئی * تو ہی ہیں زہی
دو شاخہ میں دئی * قصور سقوط عین سعاتیں
که در لفظ جمع است تحسین لطف معنی معاف کردیم
* دن بھری * بکسر بای ہندی کنایہ از صحرا تمام
سخوت آید گوید * جو رستید کی طرف سے
ہوا طالع آبرو * کیا دن بھری کہ یار کا ادہر کرم ہوا *
* دل لردا * بکاف فارسی دواو مجہولہ
و سکون رای مہملہ و دال بالف کشیدہ یک
لفظ مرکب است بمعنی زہرہ کہ از ارباب شجاعت
و جرات لدا اطلاعات آن باشد محمد حاتم گوید *شعر*
* نظر آیا تھا کبھی ساکیا سر دیج سبروں کو *

از طابت دعا سجاد گوید ← مہا ایک چاند ہی
گھر میں مہ تصور * کرتاہی آفتاب ہی سجہ
آگے دو قدم حرت * دل دوب جاتا کہتا ہ ار عشی
طاری سدن مولف گوید * عرق آلودہ اوسکو
دیکھہ کرکہ وکہتہ دل دوبی * طراوت حسن
کی ہی موج زن اوسکی تستی میں * دل چاہتا مسلمان
طبعت را گوید محسر گوید * کب دل سجی ہی
اوس سی تب ای سی مل جلی * وہ رستک
حور جسے فرشتہ کا دل جلی * دل پیچہ پڑتا *
یعنی عشم عاطہ سدن مستعمل فصحی گوید شعر
آسمان بر حدا کا کل ہی کا کر اوسکی دکر *
* ماسری تا یون سی ررا دل بو شرا بستہای پڑتی *
* دل تاتا * رضای خاطر در بادس ناجی گوید * شعر *
عشم سہیں کرد لسری سی دلکو لی جاتاہی وہ * ناس
سری سب تو آتا ہی جو دل پاتا ہی وہ * دل دیکھنا *

غافل ہی شمرۂ خط سی جو کہیں باغ لگا * مسان نہ جاند سی
مکھڑے کو میری داغ لگا * درود یوار دیکھی *
کنایہ از تنہائی و شدت انتظار ہے آپ گوید

* انتظار میں تیری ایسی عجب صورت ہی *
دیکھا کرتا ہوں میں گھر میں درودیوار کی شکل *
* دن بھری * نقیض رات کی ہندی اوقات کے ہرج
وصعوبت بسر کردہ آپ گوید * شعر آشنا

تمام بستر روز * ہم بھی ایسی دن کو بھری ہیں *

* حرف الدال ہندی *

ادل اول * دھوان دھار ہونا * ریاست
آراستن و تکلف بود دست مولف گوید

* خط کی آنے سے دھوان دھار ہوا ہے مکھڑا *
* آپ اب کیون نہ ساونگی صفائی مجکو *
* ہس * بضم اول و سکون نون معنی لغوی
ارادہ چنانکہ میر گوید * شعر *

* نجابت کہ بہ صفات کار رکھتا ہی دل گوڑا *
* دات رکھنا کسی چیز پر * درکنس حسری
ماندن مراد از سیح سودا در آنجو کو بوال گوید *شعر*
مال صندوق میں رہی کس بہات * تن کی
لون بہ جورو لگاہی دات * و ماجی بیر گوید شعر
بہتیں سوچہ براچید دندان نماہر گر * بکسکی نولہو
اسی کو بعی دات رکھتا ہی * دل جورانا *
طرح دادن در امری اعم از سکہ بحس یا سید
باید و زاید نسبی سودا در آنجو کو بوال گوید *شعر*
حرہ کی حسمسد دن بہ جانا ہون * ووت برسن بہی
دل جوراتا ہون * دہر دہر جانا * تعشیش کنایہ از
مشتعل شدن آتش است مراد از قسیع در سوی
گرما گوید * تہنک ہوئی ہی جس گہری دو بہر *
لگی ہی دہر دہر چلی دہر * داغ لگنا * عارض شدن
نقص است بر چیزی بہ آب گوید * شعر *

ستے سنڈن جہر مو جتوں بھر سو رگو ید * شعر *

* اکباری بہک سی ہو کر جی سی پھر لگی سانس *

کس سے کار اندار کا ہمہ تیری آواز ہی *، ہر لب *

تصبح ورای بسدی وکاف بارن اگرچہ وی اسمعت

ایں ہم ازوصل دہر کے است لیکن چون شعر

در محل طبعدن آید و معنی مصدر بہ تخشید من وبہ

اران معاوضہ شدہ مولف گوید * شعر *

طاہر لگی ہر کہ ہمیں ہیں * کیا کروں اسکی دہر کے

ہمیں ہیں دہر کا * ہاہر و معنی مصطلح کاہی معنی

ترس و خوف مستعمل کی ار شعرا گوید *

سب فراق کی دہ سب سی جان جاتی ہی * پھی ہی صبح سی

دہر کا کدراتے آتی ہی * وگاہی بمعنی دھپدن مولف گوید

* مطلعا آرام آتا ہی نہیں * سطرح کچھ دلکو

دہر کا لگ گیا * دھار دھار رہا * درمحل تصبح

و تحصیر مستعمل بابکا از عالم فحش، و دشنام

* اندر سون نکلی ہی آغشتہ خون را لو کو *
دھن ہی نالہ کو کسی دل میں اثر کرنی کی *

و معنی اصطلاحی مدو قسم گاہی بمعنی صدای بہر
کہ از دور بگوش رسد مستعمل گردد و لہذا
اکثر کسیران ہند در تعریف بی نوازی کسی
مرلی کی دھن مذکور کنند وگاہی ارباب موسیقی
ہنگام سرود سان راگ در محل مصرع ارد و نعرہ کنند
ترنم نماند دہر حال شوق ارتکاب عالم مقصود
شد چہ درست ترجمہ کہ مستعمل شد معنی ارادہ
توجہ اسم لفظ نالہ موید ہمین معنی است بہر حال
این امر ذوقی است دو لوحہ احسن درمی یابند
من فہم فہم * دھنک رہ جانا * و دھنک ہو جانا
ہر دو لغات ماری ساکت معنی آمدہ و کنایہ است
از خاموش شدن او حرف صدمہ ناگہانی کہ برقت
طاری گردد آغشہ از شکم ارحلقان ماسد ماند

کنایہ اگر کسی شائق و ناواقف اوضاع روزگار مرزا احمد وی

نامہ اللہ تعالی گوید * کی وہ عمروں سے تھرے سے کو

ہمیں کب آتا ہے رشک آپ کا * ہند کہتی

پھری ہی جہاوں بندوی کہی ادھر ہی کہی ادھر ہی *

انا اذرع سوم * ڈک ڈگا کرنا تاپی کا *

بفتحتین و ہر دو کاف فارسی بمعنی آب جون

شکرم کہ اکثر وہ کمال عطش اتفاق می افتد مرزا

رفیع سودا در تعریف آب چاہ سوسن خان گوید * ڈک

ڈگا کرا گر کوئی سوئے تاہ اور ہی لحاف کا جو ہی *

* حرف الدال معجمہ *

* درین حرف ہمارا اصطلاحی بخاطر نیست *

* حرف الراء مہملہ *

* رنگ مارنا * بفتح اول و نون غنہ کاف عجمی از

حرف ماری بردن است و محاورہ مثال این مواقع

است کہ آمدہ گوید * کہیلی سکھی راست جو سر گوسان

سوال اس سے جرات کر ہو ساہی طعن گرا بہار

سر مار ہی * یہ سم وہ ہی کہ در با کو دہار مارے *

د و بار ہ و اور مجہول سکہ بوت مسالہ

دار مولف کو ہو بوست ی آنکہ لڑائی ہی

سر من ای شیخ ہ صراساہ دے اس ہمری دہوئی

دہ سے ہو ئی لگائی * اور معروف اصرار

سے دعا و دن واس حافظ و مراسی سوال

سا ہے کہ ا ر ر ا عسار نسد و مر لو دہ

با سر مہ وہ سے آسس ر و سس و ارد با کامیاب

ر ہ مول ہ گو ر ا تکسی کا ہس ہر گر دو حار

س ہی سکہ ہر سا ہر ہ سرا سب دو د آلو دی وہ ہوئی

ئی س * اماار اوج دو ہم * و ہر * سای مجہول

و را ہ امار ج آ را ا ان سام ور مہ طلح سر و ماند *

ا س ای آئی سے سر صاحب ہ مرسد کی

ہ ہ د مکہ اکی ے آنہاسی ہر ی حہا قو ں *

استقبال محمد عابد دل گوید * بہاری ذرہ جو دامان کی
آس بکری بر گ بس قدم ناہی ہی
اس نکری * اس میں گر جاتا * تکلف بارسی ورای
ہندی کیا ہے از کمال سیحان شدن و برآمد است
انعام الله خان یقین گوید * قامت رعنا سی
سری لگ سر ما ناہی سرو * دیکھ کر تجکو
اس کی یہ گر جاتا ہی سرو * اس برسی مجھ پر آیا تا *
شوق شدن از حصول امر است کہ امید
وقوع آن باشد و لکن ناگاہ میسر شود مولف گوید
* قطعہ * جاک ہر گل جو بس تا کی طرح *
* آسی مسری میں زرا تا تا * جس ہوا اسا دیکھ کر گویا *
مجھ اس برسی ہی بر آیا تا * رہ گیا تا * تعاہد
امری کردن کہ عادت آن باشد مولف گوید
* دلا بہ شو کی حال ہی زرا او رآئی تو ہی جون میں *
* پہر کسی سر پہ رہ گیا تا کمال حق میں تمہاری سم ہی *

ہوا بہا سارا * ہاری روپ ساری ہمی ہی رنگ مارا *

* روحکر میں آجاتا * حیران ہا مدن مشاہدہ امر

عجب و عوام بار ارا استعمال کند معراج الدین

سراج گوید * روگرکو کہاں طاقت کہ بحیم

عشق کو تاب کی * اگرچہ کبھی میسر ہے روحکر میں

آجاوی * ری چمکتی * نسخ اول و بعد مدقوقای

سای معروف مرادار بادری بخت و مساعدت

روزگار مولف گوید * لہو کی بوندی اسکو میں

ایک آدہ اب ٹپکی ہی * دلاحوس ہو کہ تری

آج کل ری چمکی ہی * رنگ رلیان * لکاف

یاد رسی کیا ہار احتیاطی کہ با معشوق میسر شود *

ہدایت اوید * بہار آئی ہی ہمکو بادشاہ دن مبارک ہو *

* چمن میں آج کل گرلوگالوکی ساتھ رنگ رلیان *

* حرف الرای مہملہ *

* زمین پکڑتی * کنایہ از فرط اضطرار بیقراری وہم بمعنی

کیا کوئی اتنا سوچ سا کری * سوئی کی ناکی مین ست کو نکالنا *
کنایہ از حسن سلیقہ و کمال رسائیست بہ است
گوید * بہا کام ہے سراہی خداوند تعالی * لاسوی کی
ناکی مین خدائی کو نکالا * ساون ہری نہ بہادون سوکہی *
مدام یک حال ماندن بہ است گوید *
* جون سرو ہم اس باغ مین کرتی ہین معاش *
* ساون نہ ہری ہین اور نہ بہادون سوکہی *
* سر دہسا * مالک سرو سکون تماہ و وال ہندی
مضمون دو نون اول ساکن و دوم مالک کسرہ
کنایہ از ساسہ سدن است شرف الدین
مضمون گوید * گر حرف حق ہماری زبان سی
کھوسی * احوال استاد کہی کی جاج سر دہی ہے
* سر کہجاتا * سر کاٹ ہندی کنایہ از سہ طاسست
مولف گوید * وہ کافر سد ہو کہتا ہی سراسر کہجاتا ہی *
کسی کا ہاتہ ہی گر سر ناک بہر سلام آوے *

*وقت انس بہار

*سری کا او الا ہوا و کھول دونوں سال ستر و
کیا ہے ارلقہ لعت محمد ناسم کوبد * *قطعہ*
* حسم برا ۱۰ ہوں مس کس کال کی *آج یہاں
کوں آنسو الاہی * یہیں اب ماگی سی جون نرگس *
* نہہ مس سو منکا کو ہوا لاہی * سر جرہہ کی مرنا *
نہم تیوں حود کردن مولف کوبد * سرح ای ماہو سی ماری
دستار لرنگی * آخر کو ہم اکدن ماری سرخرہ کی
مرنگی * سر موند آیا * ہدال ہوری مرک مطابق
کردن وفقرا دستار مودن مولف کوبد * ہم مشکل
رہائی صد سی اوس زلف مشکلس کی * قاصد ہو کی
مس یہی اسکی ماتھی سر مونڈ آیا ہوں *
* سوچھتا اسا کرنا * ہوا و سرو و دستکوں جسم
ہندی و نوقائی الت کدہ اصلاح صوابدید
بردا حسن بہر تحسین گوبد * کہوں ہدایا کہی سچی گوئی ہراں *

ہ اٹھی مسان کوئی روتا ہی سب ہدا سسکتا ہی*

سرم سی پانی ہونا عرق آلود ہونا از خجالت

و ظاہرا ترجمہ بر آمد است کہ در فارسیان مصطلح

محمد قاسم گوید * بارش گریہ کی اس رات

طغیانی ہوئی * جو گہ تا آنکھ مقابل شرم سے پانی ہوئی*

سٹ گرہ ہو لینا در نوع امر ناگہانی بسیار

طور کو شد محمد تقی میر فرماید* اوس جہر کی جوتی سے

عشق کل کو جیا پا ہے * ہے کون سٹگرہ سا جس را رمن لایا*

حرف الصاد مہملہ

صبح محشر فرہ است از دردان کہ علی الصباح

بر خیزند و بہر جا بیاید دست برد کنند فرار واقع در ابحو

کو ان فرماید * صبح ستکی کیو نکر اسکی کی ستی*

ہا سحر کا صبح حشر پا ہی * صفائی شامی *

جواب صاف دادن و ناکام گذاشتن مولف گوید

* خط کی آنکھ سی دہوان و ہار ہوا یہ ٹہرا *

* سر سے کھس نابد ہماں دست ارجان شس
وامادہ مرگ بودن مولف گوید * و نکہگی کوئی
کو نکرد وکی کاحاری کو * اب نابد ہے کی ہم ہی لو ہان
سر سے کھس نکلی *

* حرف السین معجمہ *

* شام کی مردی کوک تک روئی * در بد امت
امری کو ید کہ شہرت آن تمام غم مصور باشد
تکی ارسمر الوید * ہمس کا دل رلف مس
سر سوئی * سام کی مرد کوک تک روئی *

* ساج زعفران کہاک ساکو * طرہ بر کسر و سحوت او
کردن است شمد لعی مسرو ماند * مار حمس و ہی ہی
مامل سی کو حران ہی * تہی حو رر د ہی
ہی سو ساح زعفران ہی * سہد اسکسہ *
لتی حراب و حدہ آب گوید * سمر *
* شہد ہیچ اندو ہی اسمرد ام گبسو ہی *

* داوطان ہونا * ہوا و معروف آوت انگریودن است دو لفظ دم ہندوستان ہدا ست کو ند

* اساک کاگون حسب وواس ہر سری عاطان مہن *

* اس راما سکی لو لرکی ہی کوئی طوفان مہن *

* حرف الطای محمہ *

* طالم * معنی لفظی معروف واصطلاحی کماہ ا رسعری دو رفاسی دو ہندی ہندو ستر کت اطہر کو ند

* سرا ماوں مہری دی رتمی کی عالم ہو *

* ہرا ستر دلرما ہو کیا کہو ون کوئی ست طالم ہو *

* حرف العین مہملہ *

* عشق ہی لعنی احسب دہرا ر احسب ہدا ست گو ند * دل اوس سی ہرتی آنکہہ لڑا سکو عشق ہی * اور جوری حو ری لطرس ملا سکو عشق ہی *

* حرف الغین معجمہ *

* غمہ سی ہوت ہوجانا * کنایہ ارحسرت ناکت تدن

آپ اپنے کون سے باغ کی صفائی کو ۲ و صفائی،
وعظ سنی با وجود مطلع مرد اعظم سنگ عظیم کو سہ
* رباعی * ادا کی گھر میں گدائی ہو گی * اور عرش پر بس
تک یہی رسائی ہو گی * جوں آیا آپ وہاں کی
رہ گئی میں عظیم * حاجت سجدہ ادھر صفائی ہو گی *

* حرف الصاد معجمہ *

اس شہر میں جو حرف ہے مثل بسار اپنے

* حرف الطائے مہملہ *

بلحاظ سنی سے لال رکھا تا کہا ہے اور شرف واجبات
بادل سے ہر گوشہ ۲ تک بہری روزگار ہوئی میں *
یہ سماں سے لال رکھا ہے * دوڑ میں سام
وجہ بار اری طاہر جو شوق اللہ در پاس مرد واضح سے ہ
کہ کل سے اودھا سے بار تک اوبار دوا رد تک
ہاتھوں دعوی بسادی دار ۲ یہ بس ۱۸ ہے
ڈنکے مردوں جو دمی آرزو در ۲ جی لار یہ سے طالع

تدقاست ہوئے کچھ ہی ہمارا اگر کوئی پھر دامت ہو
قران کرنا مالک ہے بمعاں آوردن امرست کہ وقت
کمال لعحت سعد محمد نفی مر گواند* سرسعدہ ہو ہیں
طالع جو رست دو ماہ دو بو* جو بی بی مری مہہ کی
طالع قران کہا ہی* سو آہی معنی اصطلاحی مہ ماہ
دحو رست سد مراعت لفظ قران مر ظاہر* قدم لبی*
ا قرار بد کمال طرف مای مودن اعمہ ار سکہ
دارصفات سکت کامل باشد تا عکس آن قلندر حس
حرات گو ید* گئی ہوئی ہر جب کی سب کہیں
ہم عرض کہ لیجی قدم ہمارے* یہی ہیں چالیس
تو لو جاوسں نہ ہم ہمارے نہ ہم ہمارے*
* قرآن پڑھا ہے دہرا* کنا یہ از فہم یاد کردن
است آعمہ از سکہ ورا قرار امری باشد و یادرا لکار
مولف گوید* قطعہ* جہنک سی سحہ مژگاں کی اُسکی
مصحف رو پر ، وہ شاد لمس ہم اپنی ہی معلوم

وشہر گرم در آں عفت کیش * شرف الدین

مضمون گوید * مضمون تو شکر کر کہ سراپا مس نہ رسے *

* عفت سے ای ہوتے ہو گیا لیکن خالا تو ہی *

ظاہرا حاجات محمد تقی میر در یں شعر دخل فرمودہ اند

کہ در تذکرہ تالیف خود بجای نام لفظ اسم

نوشتہ اند چہ در اصطلاح اہل دعوت مخصوص

اسم مصطلح وند بیں اعتبار واقعی خالی از لطف نیست

* حرف القاف *

* قابل کو حسرا ہوئی کسکی * کہ از کمال عفت

و ناصری کیسان ناشد مہر عبد اللہ بخود گردد *

* بخود ہوں لطف ہی سو قابل کو حسر نہیں *

* جو رسید کہاہی اوسکی قابل کو حسر جس *

* حرف الکاف *

* قہر وسامت * در مدح ودم مرد و مصطلح محمد تقی میر

گوید * سب بچھہ پوچھو ناہیں اپنی کہئی تو کمو ندا ست ہو *

بدستند و آتش در ح حالی ازغراست نیست
* کھن پہار کے لولیا * کنایہ است از کمال
تنہائی در وسط سخن در حالی کہ امر عجیب
است بہدہ کردو سید عند او لی عزلت گوید * شہر ہو کر
جو ہوا شہر مرید اطفال * مردی است
بولی کھن پہار قیامت آئی * کان کانسی *
سقف بردن است سرکردار با ہنجار کسی
مرد از وسیع سوداد لہذ سیفر و بی استطاعی شہر گوید
* وصل یار از کا جو سہی سیان * اوپی بردک کے
کاٹ ڈالی کان * بردک سمت پنجاب در
نواح نینیتال وکرمال جائیست کہ اکثر راہگیران
و مسافران باعدی قطاع الطریق دران میدان
بغارت می رسد و این لفظ ہم در عرف حال
مثل بالا دری کہ در حرف ہای مفوظہ گذشت عموماً
بمعنی مصطلح * کالا پانی * کنایہ از سوی

کرتے ہیں * کہ سیری وال سے جو مردم تشنہ
او سکی ہیں مسکر * قسم کھا سکی ہیں قرآں پر
پانی دہرتے ہیں *

* حرف الکاف تازی *

کور بال میں جالا لگنا * کنایہ از بحالیست کہ در عین
حصول مقصود روہد بجا دگوید * یعنی اگر جوتی سے
آ کر حمس میں ملبال * کور بال میں جالا لگی
کہ اور آجای * کمرا کرجانا * بفتح اول و سکون
دوم ای از مرہی رسیدن و بیگانگی وردیدن بجا و
گوید * حظ کمرواکے آج بیچی سے * ہمسی ملی
میں جای ہی کمرا * کان بکرانی * معروف سدن
و اقرار بر عجز بودن بمعنی عبد الولی عزلت گوید
* رکھہ کر مو ی وہ بالی کا موں لی پکڑی کان *
شمع رومرا بست آتس رحو کی ناک ہی *
بمعنی شعر بہ اینکہ شمعہ رح در بحاورہ الہسہ باطر

در مقام انکسار و ہمہ دانی گویند مولف راست

* بس کون اور تمہاری مرہ کا مجھے خیال *
* دکانا تون نہ کبوں کہ سنتی ہو مجھہ غریب کو *

* کان میں سیل ڈالنا * بجاہل در سماعت دکر ہی نمودن محمد قاسم گوید * سو رسروا نہ بون سی ہی سراغ * کان مین جسی سیل ڈالا ہی * کوئی اوڑا نی سانا * کنایہ از سخطل دا سن باکمال بی رتبگست و معمولہ افسانہ گویان ہند است اکبر گوید کہ چون بادشاہ را صغرو مو دیدہ ہر دم موربو دبد است گوید * دیکھا حران کی رونق ہو مین بادشاہون کا رنگ * بہری اس جسی نا حمس کوئی اوڑا سان * محفی نماند کہ در وقوع این لفظ نہ را ضمیر بایست لازم افادہ خاصہ ضمیر مابان ہم در ہندی بایست استعمال دارد و مراد وقال در بجا ارتکاب ہی و مختصر اوست

ز یادہ مست و کالا مال اسا سمجھا کہ اسکو کمال خضر
و دلیل دا س مرزا ارفع و ر ا سکو نوال گو ند
* جو رکب اوسکا رو رمالی میہن * کالا مال اسا
اوسکو جای ہہن * جون کو ہوال مد کو ر ہہا ہے
سے فام لو دو فوج لشہ حالی ارکھسے سے
* کاسی لوی * سحم مدی کا سیس کہ عاقبت الامر
مدامت حسد ہے اسے گوند * دل لگا مرگان
سے اوسکی رات دن رو یا کیا ہا اپنی حق میں
آپ مس کاسی سے ا و یا کیا * کان ہوی *
مہسہ سیدن و عمرت گردش سر گوند * دعوئی
جو سد ہی کرے اوسی بہا لکس * و نکہہ کرسے کو
ہیری گل کس کان ہوئی * کا سا سا نکل جانا *
کنایہ از رفع جانس کہ عبارت از جار جاطر باشد
محمد لقی مسر گوند * مطلع * مرہی جو گل اس لو ساڑا سہ جانل جانا *
اکیلا ہی سہی ورنہ کا سا سا نکل جاتا * کانا و نامر کون گہ سے ستی ہو

ادہرا کر دوں وہ بہت سے سن مردار وسے درد سوا سر محال

دنیا کی جا ساماں کو بد * کیا کہوں ہیں رکابدار

کی بات * اوسکی گردے ہی کس طرح او بات *

دیکری مین ہاں آنکھ اوسکو حصول * کہرے

ہی میرے حق میں سے گلشول * گلا سد ہا بالکسی سی *

جو دار الہ سے در دہد کسی ہودن است راہ دور دہد

محبت باسد و اعمر آن مثال معنی اول مستقی

دیگر می مردار صافی آستہ فرماید * جون آمد

لگی ہی صد انکہ است بالی سی * گلا اسا سی ہا با

ہمی کون رنجمر والی سے ارسوق کلام

حسن مسمادمی سرد کہ ظاہر است مرحالی و معنی

دوم عی باسد و مثال معنی دوسم محمد لقا کو بہ

* کال د مست محبت سی جون لون محجی جھوڑ آ با *

* است شدی میرے خاطر ابہا گلا سد ہا با گردید ہا *

خاک یکسان سدن واں دمی در اختلاط مرسہ

* گول باتیں کرنا * کنایہ از اجمالی سخن
امر ہست کہ فی نفسہ قابلیت احتمال اشیا بسیار
مر او از وضع در آن و فی گوید * گھر میں سیتی گری
بچھا رکھی ہی سول * گولھا ہیں گوندھولی سی کیا حصول

* حرف الکاف عجمی *

* کالی جھنڈی والی * کنایہ از گرد خاطر شرف الدین مضمون گوید
* یہ سی بسری ساری لحہ جھنڈی ہی * بیبی عجبہ کی والس
کالی جھنڈی ہی * گور سر گور کری * قسم بر مقام دیگری
سخن بجا است اتفاق و این بر مخص محاورہ زبان
است باجی گوید * بجا باتین کو ہی مرباہی اوستر *
عشت کری گیا دن گور سر گورے گوست باجی ہوتا *
عبارت از کمال اتحاد و یگانگی است و بجا را
در زبان قرات سکال عبدالحی تابان گوید
* بسر سے اسر و سے مر اول یہ حق کا ہے گر *
گوشت باجی سے کچھ کو نکہ جدا ہوتا ہی * کل اسرلی *

اعراب ہو دن ومستعمل بر تصوبر بود لو دست
ہدایت کو ند بواوس عجب دہکی آگی ای گل
جوار وجسا ہی * گریبان میں مہ اسادال کیا
مہ لنکی ہسا ہی * گردن کا دورا * بکی ار
حرکات چہرہ ادی معشوق است وخاصہ ازوجہ
طوایف کہ در عالم رقص ما را دہ اظہار خوش
ادائی اکبر اس حرکت تعمال می آید وکثرت عادت
ار بعضی مساجہ ہم واقع سود مالحظہ اس لطف نامردن
ار سادستہ میں فہم تام مولف کو نہ * کیا سمع ہی
لبی ہی گردن کا عیب دورا * کب دوہی میں
مارو بہہ دومی میں لگی

* حرف الکاف ہندی *

اما از نوع اول * گہر جانا * کنایہ ازجاے ویران
سدن حقایق ومعارف آگاہ حضرت ساہ وجہ الدین الله
فرماید * ہم ہر امام مصیبت آج بہر آی لگا *

مدعی مقام استعمال کیا محمد تقی میر گو

* رونے سے میرے ابر کا ہے گا مینہ برسے دہی *

* آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا ہی گرد ہی *

* گلی کا ہار ہوا * گاو گم سدن ہد است گوید

* ہر لحظہ دل گا لگا میرے ہار ہو گیا * گلی بتا *

میرا ارہمان عالم شاہ وحید سہا تخلص گوید

* ومست عشق سے کرنا تکرنے اسے بچانا *

* کون میرے ہمارے ساتھ گلی بتاتا * گل کہا تا *

آنچنان است کہ اکثری از نوجوانان عاشق میں در

عالم لاف عشق از فلوس ودرو بہ و اکثر

و اسال آن در آتش گرم کردہ بر سینہ دست داغ

کیدو با عصاو جو وارس حرکت جسم با سر ارجات

معشوق دارند محمد تقی میر گوید * گل کہا ی حکی

واسطی میں جسم جلا دیں * وہ پھول بھی نہ لائی

وہ میرے مزار پر * گریبان میں پہنچ کے الیا *

مرزا معالی سبقت سلمہ اللہ تعالی فرماید

* بات اوسے سرحوت نہی اسکے کہای سو کہاں گئی *

* سرم مسن اوسکی مس اسباہی کونی کرکہلگیا

* حرف اللام *

-- لوی لگای * بواو مجہول و لون بای معروف

کنایہ از شورہ پست دیوار است کہ در ایام

برسات برد . بوار لگی عارض گرد و تباہ عزیز اللہ

سر سرگوید * کان بمک ہواہوں نمراحس سمرد بکہ *

لوی برہ کی حسی لگی گال گناہوں مین * لال * اطفال

صغیر را گویند ہنداست گوید * پچھلو نہی لول عاشق کے گال

عندلیب سے * کون مری لال کیا نتری منہ مین

زبان نہیں * ولیت طعام لعجہ بہاست مربوط

و موبدا معنی کلام مرزا رفیع سودا بسوی گرما فرماید

* باسکو بابابس ہرس ہتکی * طعام عشق کو لگ

گئی حتکی * واسکہ لعصی نا واجب وہان بدس

* بار گھر جائی لگائی وائی گھر جائی لگا * لطیفہ باڈھوطی

دیکھو ہی بہر وہ واقع * گھر پھٹ جاتا * اسرار ہمیں عالمست

جناب حضرت د ر و ند سن سرہ فرمایہ

* جس بست کو تو ہی آنکھہ اوٹھا کر دیکھا *

* باندھات گھر کی گھر پھٹ گئی * وظاہرا در اہل

ولایت ہم اس معنی مصطلح کہ بعد ای

اسرف گوید * ار سند گان کسی جو کماند * عادت

جو ولیست جاتا * گھری میں تولا گھری میں ماشا

شخص سلون المزاج را گو یند موافق گوید

* مزاج رنگ ریجی کا ہمی جو جوت دکھلاو ہی تماشا *

ہمیں ہی اکحال مردوفاسم گھر میں تولا گھری میں ماشا *

امار نوع دوسم کھٹکا * یعنی خارجار سا ہرا دہ

عالم شاہ مرزا احمد ارشاہ فرماید * گل کوھی

ایک خار کا کھٹکا * ناسلو نکو ہر ار کا کھٹکا * کھوسا *

لصم کیا ہ از کجا ت سدن آجو ی د استھمی

ہندی مدون سای مجہول کنایہ از حالات اضطرار است

کہ ز زنمای مقصود باشد وہ بکمال شعراری قدر قابل

ہم از مدعا آرزو کنند ودرآن وقت وارد محمد تقی

میر گوید * اس اسحرہ کی یہ کوی ای صبا مالی ہری *

یک عطر گلاں دکھی کے ہی ہمیں لالی ہری *

* لتالتا کر مارنا * تضمین وہرد وماء ہندی بالف

کشیدہ شد دوز حرف ندبہ کرد دست میر گوید

سخی سرگہ میں تجسی جو سم کشیدہ جھوتا * حسرت نی

اوسکو مارا آجر لتالتا کر * لگانا سجھانا * لکاف

فارسی و جیم ہندی کنایہ از آتش افشاندن است

کہ خاصہ منافقین است الفین باشد مولف گوید

* ہوا دولت سے آنکہ رن ہیں کے اب سرار

مجہسی دل * کہ بھی اوسکرات کچھ کچھ لگا ی اور سجھا ی ہیں

* حرف المیم *

* منہ موڑنا * کنایہ از نامردی وخشم پوشی است

لفظ معشوق را مخاطب کند حالی یار بیا است و
گوید که در استعار ایساید فارسی یعنی ا
شیار حا حظابی لفظ شیر واقع شده گویم هر یا
ورسیمی * لو * بفتح لو او محفف زمانه ست
و زمانه ستعار را گوید و لو لکی سامه در اصطلا
عبارت از تکرار دکر است که یاد پیر بر زبان دار
خواه دکر معشوق بر زبان عاشق و خواه یاد الهی
بر زبان بیمار در حالت احتضار که عبارت از الله الله
باشد شیر حسن گوید * چون شمع سحر حسن
ہو لکی غم میں * الله سی اب لو لگی ہی اپنی *
* لگ چلنا * بفتح اول و کاف عجمی کنایه از
آمیزش و اختلاط محمد تقی میر گوید * گرچه آواره
جوں صبا ہیں ہم * لیک لگ چلے کو بلا ہیں ہم *
* لالی تری * لام اول بالف کشیده و بای سای
مجهول رسیده و فتح یای عجمی و سکون رای

حمہ کا کوئی اور مرا نام ہوا * نامے کی تولا کہ

واجھڑی یوں تھی * سنہ کی کوہی اسے رکام ہوا *

* سہہ سرہوائیں پھر جاتی * کہانہ اور بھر رنگ

رواسے اغم اور سکہ ورمقام حطرز دو دہو دیار عالم

دعا ہے لبت حرکت پیدا سے گویند * حور سعد

روی حسکہری آنکس دکھائیاں * ہماسے کے

ای پھر گیش سہہ سو ہوا ئیاں * موی سروی * طاہرا

سرحمہ در قصا مد سنے و در مدح و ذم ہر و مستعمل

مولف گویند + سس سعی کی دکراستے ومرہ

تحسسی یوں کہا * حسب سہ آسے اسی ہی

ری سروسگی * سہہ سر گرم ہوتا * مکہ مقابل سعدں

ماکسی کہ ارجو دسرکرنا سد واکثر نوح حسمان

و فاحب سسہ بار جیب مصحف اند مرسوم

گویند * کون طعان اسکے تحکو آنکھوں میں مسی مالا *

* اسسرمی مرے سہہ سرلو گرم ہو کی آنا *

میر محمد حسن شاگرد مرزا رفیع گویند * فعل اگر
کہاں کہہ سکتا ہی چھوڑ تو * جز نوا کا دم کی لئی
منہ موڑ تو * تماشا رہا اور گئی داستان * کنایہ
از فوت طعام است در مثنوی او و عموما در جمیع محل
صرف مستعمل ہیں آہنت گویند * نہیں ہم پاس
جز خون دل و لخت جگر پیاری * مثل مشہور
ما ماتو رہا ہی اور گئی داستان * منہ کی لوٹی جاتی *
عبارت از رئیس شرم و حیا است محمد تقی میر گویند
* آتی ہی شمع آگے منہ پر سری سے کہکر *
منہ کی گئی جو لوی تو کیا کر لگا کوئی * منہ ہو بہانا *
حسن پر حواس لرزاں میر حسن گویند * عکس ہو
حسن تو سے بار ہی سمجھی ہر * یوں اور کی تو آگے وہ منہ
ہو بہانے لگتی * منہ کی کور کام تو نا * کنایہ
از محبوب و عاشق ہی تا کسانی است مرحبید رعلی
جبران گویند * جو مہاں او آنہ کر چلا وہ مجلس سے *

الطاف اعماد شاہ مرزا ارفیع سودا گویند
* نہ بہول ای آرسی گر یار سے تجکو محبت ہی *
بہروسا کچھ نہیں اسکا یہہ منہہ دیکھی کی الفت ہی *
* سو رکہہ * یعنی بیخبر و ناقدر شناس واین لفظ
مشہور کوی اور آ ای از مصطلحات افسانہ گو یانست
باجی گوید * کیونسے بند لباہی زلف کو یار ی *
دیکھہ تجکو کہہ سکی نت سو رکہہ * منہہ لگی موت *
لکاف یار سی متولہ جرید ارائن واین در محلی
گویند کہ فرو تشدہ اسچہ فرصت کند بر ہمان اصرار دارد
مولف گوید * کل یاری محسن لو جہی فرصت دلگی *
منس نی قبان ا ی او سیکی فرصت مس کہی *
منہ کہی لگی سودا منی گا یہ طش * منہہ لگی بخہی
موت بہلا کسنی دی * موج آجا ی * لفیح مسر حالی
بخاطر گذشتن عین الشعرا * در یاد لی سی
دم مس دیا خانمان بہاد * کیا جانی حساب کو کیا موج آگئی *

* سہہ اوٹھانا * حالی کہ از فرط لطافت وہم از
فکر بر شمرہ ظاہر شود جرأت گویند * یہ کون ٹھہرے
جب پہ چڑھا ماہی مچھلی * جرأت کچھ اندوں میں
سراسیمہ او بر گنا * سہہ پر چڑھنا * عبارت از
مقابل شدن حضرت در و فرماید * حسن بس با عیان
سے صحدم کہیں سے یہ بادل * گالوں کی سہہ یہ لون
چڑھتی ہی دید و دیکھ سہم کا * سہہ سور نا *
نکسیر ناکی عجمی و سستی آنکہ حالی کہ طفلاں را
بیش از گر. ر ود ہدایت گویند * شعر *
* دیں سے اوسکی سر اول جو در رہتا ہی *
لو شکل عجب کل سیہہ سو رہتا ہی *
* مار سیح کی راہ * کنایہ از کسی راہ محمد حسن کلیم گویند
* رکھتا ہی رلف یار کا کوچہ مار سیح * ای دل سمجھ کی
جانیو ہی راہ مار پیچ * سہہ دیکھی کی الف * الف سنت
کہ دیباہین دو کس عند المواجہہ بظہور آید و بدین

اس حسی سے مری نہیں * سرے کا ہو الا *

امر سہل الحصول بر حس گوید * بعجل بکد

ای دل آ ی تو لگاہی وہ * مل جانگا تو سے ہی

کیا سہہ کا ہو الا ہی * سہہ سی اول جہری *

کیا ہ ار د شام مقو ط سد ن و لسل طیر

مستعمال السا الہ حان الشا گوید * گالیاں دی گرات

بکر ی ہس *وا ہ کیا سہہ سی ہو ل جہر ی ہس *

* ما ہہا تہ کا سا * معلوم سدن انجام کار در آغاز کار

بوقوع عاما سی کہ سعادی باو ما سد و ار جملہ مصطلحات

ربا لست محمد تقی سیر گوید * ہو ون بنس ہم حسدن

سمع لکای ہی ایک بحا ہ اور سدن ہی ہس دھکی

ما ہہا سر آ ہ کا ہا * حاصل معنی بقصد قائل اسکہ اگر

ہمیں کچ و صحبت ہم در صفاک وصال خواہی شدن

* سہہ جہ سانا * کیا ہ ار حسم لوسست مولف گوید

* طاقت ں ہو ہاہی حی جو رانا ہسی * دل سمر

دیکھہ لیکی رہ جاتا * ساکت بدن در حالت ابتدا
نظر با حتیاط مینہ جو دیکھا سب گویند * دیکھا
اوسکی چشم دو ہیں کو تو سرمہ سی
دیکھہ ایسا لیکی بسنہ و ناوا مر رہ گئی * بن مار رہے
نصیر در واحسن و بحرین وملال گدرا بدن دیکھا ہے گو
* نہیں رہتا ہی اوسکی زلف بعنبر * بس ہے
اسی بن کو مار رہا * موم دل ہوتا * بعد
رفیق القلب بودن دیکھا سب گویند * سو ردل میں میر
مہر آخر کو اوسی رود یا * شمع کافوری کا دل دیکھ
لوگو یا موم تہا * مرہم کی ناک * شخصی مشاور
المزاج را گویند باجی گویند * جو کوئی کچھہ کہی کہار
جاوے * شمع روی ہمارا موم کی ناک * مرنا
کنایہ از دل دادن و آزردہ بودن افصح الفصحی
مرادش وضع سودا گویند * کسکی مرگ برای دل
دیکھی چشم برہم گر * ہے سارا روئی انکو جو

شان ظاهر گوید * مصرع لیکن نشد به سوئی * حسب سعی
یوسف کو جوابت میں دیکھا * دست لرزی *
در مقامی گویند که دو کس را در اسم یک امر مطلوب
التماس باشد و هر یکی به زعم خود ادعای ارشد بر سعادت علی
سعادت گوید * فارسی جو دست لرزی ہیں ر
ہماری دست لرزی ہیں * یعنی مردوں سے بولنا *
کنایہ از آواز حصیص و سوال مطلب مصطلح
میر محمد کاظم آوارہ گوید * کالا پوشی ہم سے گالی سے
دو چار * بہت یعنی سے ان سے بولی ہے *
* بانگی ستمگر * یعنی مصطلح گاہی کنایہ
از شخص صاحب جلال باشد و اطلاق این بیشتر
بر فقرای صاحب بامرآمد و گاہی بر شخص بیباک
و صاف گو و گاہی عبارت از بانگی مطلق ہر دو معنی
معروف و مثال سوی میرزا سجاد گوید * شعر *
سرداری اسکی کسی سے ہو * نامرد

وخر دی ہی او تھا ناہمسی * یہہ تو نہی ہی نہ رنگ
روی ہی طبش * تک مارگی آب ہی سمجھ جہنا ناہمسی *
* سمجھ لگنا * کہا ہے از قرب حاصل کردن سیر گوید
کہا حرف دلبشس ہوسیر اسل حظ مدام * اعبار رو سیاہ
ماری سمجھ لگا گئی * سمجھ لیکی پھر جانا * محروم سرکش
وروی باطمع بد بدن ہکی ار سیر اگوید * سعر *
* بعد ہر ست ماری کو حہ میں جو آجاتا ہوں *
* اسا ست اسمجھ لئی ہر و ہیں جا جاتا ہوں *
* موج ماری * کہا ہے از قار عالی شخص معطل
محمد لقا گوید * سیل سمر شکت اسا حب سر
ماوج ماری * طوفان نوح تھا گو سمہ میں موج ماری *
* سمجھ پانا * نوحہ خاطر در نادس حضرت در ور ماید
* سمجھ تمہارا ہی اگر پائے گا * تو یہہ سمجھ اپنا ہی دکھائے گا *

* حرف النون *

* نیند بھر سونا * کہا ہے از جواب راحت جواہ محمد

* حرف الواو *

* وادی پراپہی آیا * برعادت جو دکار کردن
سر گوید * وقت ہیں ہوں ملا گرو ادی برابہی
آوین * محبوں کی مجلس میں ہیں خاک ہیں ملاؤں *
* وہ آنکھیں بڑھی * کنایہ از بہر سلوک مرحسن گوید *
* اب بچھ ہماری حال پہ رکو نظر ہیں *
* رہی ہماری ہم سی وہ آنکھیں ہیں رہیں *

* حرف الہا *

* ہاتھ لگانی * کنایہ از ... کردن مصطفی خان یکرنگ
گوید * زبان شکوہ ہی مہندی کا ہر بات * کہ جو لوں لی
لگائی تہیں مجہی ہاتھ * فائدہ بات ہاتھ کردن ہم چند
اردوی اصول ہوا ہی خالی از غلت اکتفا یافت
لکن رسمہ گو یان جاری واستعمال * ہاتھوں ہاتھ لیجانا *
عبارت از جلد دستی است در بردن چیزی
سعادت علی الوہاب گوید * سر اول گار واپسی ساتھ لیکئی *

بارے سنگی سمسرہی * نظروں سہی گرادیا *
ی اعتبار کردن اسے بولے گوید * جون استک
تو نظروں سی کسو بکرے گرادتوے * آنکھوںمیں
ماری سارے ہروف کھٹکتا ہون * سال نگرتا *
بدوستی مصطلح گاہی کہاہ اردوصی روزگاروا سمعی
مرزاعلی لہی محسنر گوید * دہ رنگت دہ نگت آج سہی
افلاک کی سہیں * ایسا ہی کچھ ہم سہی
نگرا ہے سال ہی * وسعتی دو ہم زاوق اعتماد عوام
مرزا محمد سہرت گوید ماسی کی ہوئی مسری اور
اوسکی سہرت سارکہ کچھ ماں آسمان کا نگرا *
* سحور * باکسرو حیم بارسی تو اوسچہ دل وسکاون
رای ہدی بدوستی مصطلح گاہی کہاہ ارباباں کار
وگاہی ارد ارکاروا سی سمرسر جامع اس ہردو
معنی است مرگوید * جست اور آسمان سی روبکا
کام گہدرا * سارا سحرآلودامن ہی آرہا ہی *

کل کی ہوا کچھ اور تھی اور آج کی کچھ اور ہی *

ہائے پھر ملی دسا * کہا ہے ارے معشوق اودن عرصت

موحب انواع سعت نا سر مولف گوند

دلکو محسی ساگہ ل لی لون نو دکہالاؤن مرا *

ذت رہاہی ہا ہہ اہی مسرا ہہ ہرکی ملی *

ہوا ہونا * کہا ہے اردماتدن حصرت در دفرماند

ہرحا نک نات کی نات ای صبا * کوئی دمکو ہم ہی

وے ہیں ہوا * ہاہا کرنا * سماحت ہودن

سرسو رگوند * سناں سری دول اوسی نکاس *

سحر سی ہر حمد ہیں ہا ہا کہا *

* ہا ہہ بر دہری رہسا ایک حسر کا * کہا یہ ار

سحر دست مامدن حسری مولف گوند * حاہو حو

ہہو دست حال سے ہہ دل * ایساسو دل

کسکا دہرا ہا ہہ برہس * ہائے ماون ہول حائی *

عبارت ار سمرا ستمگی و ماحوا سی است سرحس

حبا کی طرح ہاتھوں ہاتھ لگئی * ہاتھ پڑنا * گویا لقا لو
آمد دست * سید عبدالولی عزلت گوید * ہاتھ پر ہاتھ
مسری دہر کی حنا آئی ساتھ * دیکھو طالع کی مدد آج
مسری ہاتھ پڑی * ہاتھ اٹھانا ایک چیز سے *
دست برداشتن از امر دست مصطفی خان گوید
* ہاتھ اوٹھا جو راہ وجفا سے لو * یہی گویا سلام
ہی تیرا * ہوا لگی * کنایہ از تغیر مزاج ہدایت گوید
* پھری ہی ناری ساتھ سے نسیم و صبا لگی * تجکو ہی
باغ دہر کی گلرو ہوا لگی * ہوا پھری * تکسر مای
ہندی و دون سای شعر وقت کنایہ از تغیر اوقات
اعم از انکہ برشانی بہ جمعیت مبدل شود یا بالعکس
آن مثال معنی اول مولف گوید * آئی کبھی اوسکی
لگی حسرت صبا پھرے * خوش ہو دلا کہ آج ہماری
ہوا پھری * و مثال دوم جعفر علی حسرت گوید
* شب ہجر ناکی ہی وہ بجھا صبح سی جو رہی *

کہ در ہر صفت اس نسخہ گرامی التماس صرف
شد با شرائط اتمام باوصف وجہ شرافت اوقات
سر رشتہ باہر تو انتظام باوصف صحت استعمال
بر محاورہ دانان ہست و صدق این دعوی بر صاحب
زبانان منکشف خواہد بود و اخر رسالہ الی توشتا ہوا
ہیچ نسخہ در این زمان بہ تحریر نرسیدہ و رسالہ
بدین نہج درست نگردیدہ * * مثنوی *
یہ نسخہ فصیح بیان * جامع اصطلاح ہندوستان
سمجھیں جو ہیں فصیح و غیر فصیح * ہیں وہی ہر ایک کی تشریح
نکتہ بہ نکتہ ظاہر و مشروع * واسطی جسکی یہ ہوا موضوع
ہر ایک ایسی مشاہیر ہی رقم * باعث ہوا اسیار اس ہم
نقشہ صحیح بیان ہوئی تحقیق * اہل تحقیق سمجھیں بہ تدقیق
اصطلاحات دہلوی اکثر * بات کیں اسمیں کہاں کی خون
ہم نے جان و دل کئی بالعرض * تب یہ تالیف ہوئی ہے اور
تو میسر ہوا اسکا قدر شناس * اس جگر کاوی کو کری وہ قیاس

در گلزار ارم گوید * ہر اک گل سے وہ صورت
دکھی معشوق کہ مری ہاں نہ باتوں سے گئی بول *

* حرف الیای تحتانی *

* یاری کب کری * بضم کاف یاری و سکون
یای ہندی کنایہ ایست از ترک آشنائی
کردن و این روز مرہ اطفال کسبیست مشہور گوید
* رباعی * لی چھکاری سی جب کہیں ہی اوسکی چٹکی *
بولا کہ تری جان نہ یاری لتکی * پھر واسطی
کہنیک کے ناحق یہ کہا * چل آج سی ہمی تمسی
یاری کت کی * یافت * در مقام رضا و تسلیم
گوید مولف راست * ہوا جز در دو عالم ہر کہ نہ وصال
دلہ یافت * ہمی بہا وصف یا سارہیں معصوم یافت *

* لہ الحمد فی الاولی والآخرۃ *

کرو حمد اس اقل الخلیقہ علی قدر بعد وست صرف
گردید تحسیت قوہ لفعل رسید والصاف داد

شد جهت استفادهٔ طالبان این مقصد و ملخص است
بتحقیق با ترک اطناب پرداخته شد گاهی از مطالب و عبارتش
از آن اغلاق لفظ ندارد با سجه عام الفیض و عموم الفهم
باشد و هر عامی و مبتدی فواید معنوی بردارد و حالیا
امید دارد و بدره ور از اشکالات است که
من اوله الی آخره بچشم انصاف بنگرد و مبتدی
درنگوید و بحال من معترف شده است بهر التماس از خدمت
بندگان با انصاف آنکه هرجا مقتضای بشریت
سهو و خطائی باشد از طعن و تعریض در گذرند چه
انسان هرآینه جابر الخطا است و شیوهٔ عیب
جوئی حیای ما رسا * غلام همت آن عارفان باکرم *
* که تک صواب به بیند و صد خطا بخشند * والحمد لله
علی الانعام و الصلوة والسلام علی نبیه و آله الکرام
* و اصحابه العظام *

گرچہ کوئی رہا نہیں بیمار * پھر دیا ایک پھر کا ہی بار ار
لیک صد شکر انکو ہی ممدوح * وصف جسکی ہو سکیں مشروح
جو ہوا اسکا باعث تالیف * جسکا مادح ہی بہ صفت وتعریف
جسکی ارشاد سی ہوا یہ خیال * نام جسکا رہیگا تا صد سال
یعنی لقا دعالم امیر الممالک * جامع جود وحلم امیر الممالک
ہی سخن سنج اور قدر شناس * قدردانوں کی ہی اوسکی پاس
مشتاق اسکا وہ قدردان ہوگا * اجر کب ایسے کا رائگان ہوگا

اکنون شایان دیگر حمد و ثنا گذاردن صفات این کتاب
است واجب آمد باید دانست کہ مصطلحات
حضرت دہلی باعتقاد راقم بر قرار است تا راست
و ضبط ہمگیش بسیار دشوار مگر ہرچہ راستیہا است
از کلام موزونان بہم رسیدہ در آن منحصر گردانیدہ
و آن نیز متنوع بر دو نوع بعضی یک معنی و برخی
چند معنی ناقدان بصر تحسین فرمایند پذیرا ام کہ
و آنچہ ازان خبر نظر بر مقامی بقدر تحت بالجملہ مختصر است

* الله الحمد والمنة که اس نسخه نادر البیان

* مسمی شمس البیان فی اصطلاحات ا

* ہندوستان من تالیفات افصح البلغای زمان *

* متخلص بطپش مرزا جان سالک لذت و تحسین *

* شہرہ ی نسخه سنه بکہر اردو وصد و منصب *

* و شمس من ہجرہ النبوة علی صاحبها *

* الف الف تحیه و زیادہ و رحمه *

* بنا در مرشدآباد واقع محله قطب پور *

* از مطلع مطبع آفتاب *

* عالم تاب طالع *

* و صاحبش *

* طالع خاص و عام *

* گردید *